

امام احمد رضا
 قندہ قادریہ

تحریر: محمد الوری قریشی (شجاع آباد)

شائع کردہ

مرکزی مجلس رضا لکھنؤ

مجلس رضا شجاع آباد (ملتان)

زیر فیضان امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

زیر اکرام حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

نام کتب امام احمد رضا <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> اور فقہ قادیانیت
مصنف محمد انور قریشی (مجلس رضا شجاع آباد)
پروف ریڈنگ محمد عمر سعیدی
ناشر مرکزی مجلس رضا لاہور
کمپوزنگ محمد عمران، حسن آباد لاہور
تعداد بار اول ۱۰۰۰ (جنوری ۲۰۰۱ء)
بدیہ دعائے خیر بحق معاونین مجلس رضا شجاع آباد
زیر اہتمام کارکنان مجلس رضا شجاع آباد، فون ۵۹۶۰۲۹ (۰۶۱۳)
معاونین فضل الرحمن ناصر، رفیق سکندر، خان احسان احمد خان
مشاورت صاحبزادہ محمد اقبال انصاری، جمیل احمد نورانی

☆ ملنے کا پتہ ☆

- ۱۔ ... مرکزی مجلس رضا، نعمانیہ بلڈنگ، نکلانی، دروازہ لاہور۔
 - ۲۔ ... مجلس رضا، بیرون رشید شاہ گیٹ، پرانی قلعہ منڈی، شجاع آباد (ملتان)
- شائقین حضرات = ۶ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں

انتساب

ملت اسلام کے اجل مفتی اعظم اسلام مجدد دین و ملت
فاتح مزلانیت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ
امام اہلسنت

بی کے نام

جنہوں نے برصغیر میں سب سے پہلے (۱۹۰۲ء و ۱۸۹۶ء) برزائلام احمد قادیانی
(جسے ملی نیت) کو کافر قرار دیکر برزائیت کی رو میں کتب و رسائل کا انبار لگا کر
ایک تحریک کا آغاز فرمایا۔

جس کو

امام احمد رضا بی کے خلیفہ سید سلیمان علی شاہ کے فرزند اجڑا ملا علی حسام احمد قادیانی
(صدر مجلس ملی تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء) نے اپنے خون جگر سے پران پڑھایا۔

اور جسے کو

امام احمد رضا بی کے خلیفہ عبدالعلیم صدیقی میر علی شاہ کے تفسیر احمد
قادیانیت علامہ شاہ احمد نورانی (صدر جمعیت العلماء پاکستان) نے نچلے دست مبارک سے
ٹھیک ۷۲ سال بعد ۳۰ جون ۱۹۷۳ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں قرارداد ختم نبوت
پیش کر کے ۱۳ ستمبر ۱۹۷۳ء کو برزائی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر...
برزائیت کو اس کے انجام تک پہنچایا۔

ضر یہ ترتیب ملت برزائیت کو مل گیا

فقیر دار کا دہ روضہ
محمد انور قریشی
دور شاہ الصالحین ۱۴۲۱ھ

مشمولات

○ حرف اول

○ عرض حال

○ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور رد قادیانیت

○ عکس رسائل امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

○ مآخذ و مراجع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف اول

حضرت علامہ پیرزادہ اقبال احمد قاروقی (ایڈیٹر ”جهان رضا“ لاہور)

ارشاد باری تعالیٰ ہے ماکان محمد ابا آحد من رجالکم
ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ○ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرماتے ہیں لانیسی بعدی ان ارشادات کی روشنی میں امت مسلمہ کا یہ
متفقہ اجماعی عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی
نہیں۔ اگر کوئی شخص اب (مدعی نبوت) ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا کذاب
اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ چلاک عیار انگریز نے اقتدار کو طول دینے کے لئے
جہاں بہت سے غیر اخلاقی و سیاسی ہتھکنڈے استعمال کئے وہاں امت مسلمہ کے اس
متفقہ اجماعی عقیدہ میں دراڑ ڈالنے کے لئے ان میں انتشار و افتراق پھیلانے کے
لئے مسلمانوں کے ایمان و اعتقادات پر نقب لگانے سے بھی گریز نہ کیا۔ سرزمین
ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی (جھوٹے مدعی نبوت) کے فتنے کو واسے درے سنے
تقویت پہنچا کر ملت اسلامیہ کے لئے ایسا ناسور پیدا کیا جس کا شاید صدیوں تک مداوا
نہ ہو سکے۔

لیکن قانون فطرت ہے کہ باطل قوتوں کی سرکوبی کے لئے ساتھ ہی رحمانی طاقتیں بھی وجود پذیر ہوتی ہیں۔ علمائے حق مشائخ عظام نے اس فتنہ کی بیخ کنی کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ ۱۸۹۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود مہدی معبود ہونے کا دعویٰ کیا تو برصغیر میں سب سے پہلے امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند جتید الاسلام مولانا حامد رضا خاں نے اس کا رد فرماتے ہوئے ۱۸۹۷ء میں ایک رسالہ بنام ”الصارم الربانی علی اسراف القادیانی“ تحریر فرمایا۔ ۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے ۱۹۰۲ء میں مرزا کو کافر مرتد قرار دے دیا۔ (السوء والعقاب علی المسیح الکذاب ۱۹۰۲ء) مرزا کی رد میں بہت سے رسائل و کتب تحریر فرما کر مرزائیت کا مقلدہ بند کر دیا۔ اس مختصر سے پمفلٹ میں مصنف نے تحقیقی انداز میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی تحریک کے خلاف امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جلیلہ اور شاندار ناقابل فراموش خدمات اور ان کی تصانیف کثیرہ کا مختصر عکس پیش کرنے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

عرض حال

ابن کو اکب کے عوض ہونگے نئے انجم طلوع
ابن دنوں رشیدہ تر یہ آسمان ہو جائے گا !

جب لوگوں کے ذہن سے تاریخ و ہندلانے لگے، تاریخ پر گرد و غبار کے سیاہ بادل چھا جائیں، جہالت و لاعلمی کی بناء پر دھوکہ و مکرو فریب کا جال بچھا دیا جائے تو عموماً نیک کو بد اور بد کو نیک بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ جو کچھ بھی نہ ہو اسے سب کچھ بنا دیا جاتا ہے اور جو سب کچھ تھا وہ کچھ بھی نہ ہو۔

۱۸۵۷ء سے لے کر اب تک تمام ملی اور اسلامی تحریکات کا سراپا اپنے سر باندھنے کی کوشش کرنا حتیٰ کہ بددیانتی اور خیانت قلمی کی انتہا تو دیکھئے کہ جو تحریک ختم نبوت میں شیع رسالت مہدیہ کے پروانے پھانسی کی سزا کے مستحق ٹھہرے ان کو یکسر نظر انداز کر کے ایسے لوگوں کو ”بہرہ“ قرار دیا جا رہا ہے جنہوں نے ختم نبوت کی قرارداد پر دستخط کرنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔

(اخبار روزنامہ جنگ، لاہور ۸ ستمبر ۲۰۰۰ء)

تو پھر ان نام نہاد ”مورخوں“ کے علمی ”کارناموں“ کو عوام کے سامنے لانے کی ضرورت ہوتی ہے ساتھ ہی اپنی مغالطی بھی پیش کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ تقریباً انہی حالات سے تاریخ اہلسنت بھی آج دوچار ہے۔ انہوں نے اس لئے توجہ نہ کی کہ اکابرین اہلسنت تاریخ سے اپنی خدمات کا صلہ نہیں چاہتے تھے۔ اپنے آپ کو ہمیشہ نمود و نمائش سے بچائے رکھا۔ جبکہ حاسدین و مخالفین اہلسنت اور نام نہاد ”مورخوں“ کو تعصب اور تنگ نظری کی اساس پر تاریخ کو مسخ کرنے کا موقع

مل گیا۔ جیسا کہ کافی عرصہ سے یہ عام پروپیگنڈہ کیا جاتا رہا ہے۔۔۔

○ ”یہ سواو اعظم اہلسنت والے تو محض ”گیارہویں“، ”بارہویں“، ”چالیسویں“ کی دعوت اڑانے والے علماء ہیں۔“

○ ”بریلوی (اہلسنت والجماعت) قادیانیت کے سامنے اپنی عاجزی و بیچارگی کا اظہار کرتے رہے۔“

○ ”بریلی کی بارگاہ رضویہ کے کوئی بھی حضرت کرمیت باندھ کر دیندہ سپرد کر اپنی سیف زبان و نیزہ قلم کو لیکر میدان مقابلہ میں نہیں آئے۔“

دانش طور پر امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر ایسے ایسے اوجھے بے بنیاد الزامات کی مہم شروع کی گئی کہ لٹان اٹھیلے۔ اس لئے کہ اہلسنت ان الزام تراشیوں میں اچھے رہیں اور سارا ”کریٹ“ ان کے کھاتے میں شمار ہوتا رہے اور یہاں تک کہ معروف متعصب ابوالحسن ندوی جیسے مورخ جنہوں نے اہلسنت والجماعت کے پروفیسر محمد الیاس بریلی کی پوری کتب اپنے نام سے شائع کرنے میں کوئی شرم جھجک محسوس نہیں کی، صرف اپنے ہم مسلک ہم عقیدہ اکابرین کے ”کارنامے“ شائع کر کے تاریخ کا نام دیتے رہیں گے۔ آخر ایسا کب تک؟

حالا مکہ تدریج بالکل اس کے برعکس ہے۔ ہمیشہ اہلسنت کے علمائے کرام، پیران کرام و مشائخ عظام نے ہر دور پر فتن میں اپنی دینی و اصلاحی تحریکوں میں اہم اور قائدانہ تدریجی کردار ادا کیا ہے۔ خصوصاً تاجدار بریلی امام اہلسنت مجدد دین و ملت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مثالی کردار کی کوئی نظیری نہیں ملتی۔ اپنے تو اپنے غیر بھی آپ کی علمی جلالت کا بڑا اعتراف کرتے ہیں۔ آپ نے اس دور میں مسلمانوں کی رہبری فرمائی جب اہل ہند طرح طرح کے

دینی فتنوں کی زد میں تھے۔ اللہ و بے دینی کی سرکوبی انتہائی شدت سے فرمائی اور یہ حقیقت ناقابل تردید ہے، اسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں جھٹلا سکتی کہ تحفظ ختم نبوت کے لئے سب سے پہلے ”قادیانیت“ سے امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ خبردار کر دیئے۔ ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر اپنی جان کو جان اور آن کو آن نہ سمجھا۔ تن تنہا اس مرد قلندر نے وہ کام انجام دیا جو بڑے بڑے اداسے انجام نہیں دے سکے۔ میں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ یہ بات تحریر کر رہا ہوں کہ۔۔۔

”تحریک تحفظ ختم نبوت کے بانی امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذلت ہے۔“ تو بے جا نہیں ہو گا۔

انشاء اللہ جیسے ہی آپ صفحات اٹلتے جائیں گے روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ پورے برصغیر میں صرف امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے قادیانیت کے خلاف جہاد کیا۔

جوئی مرزا غلام احمد قادیانی نے مجدد، مسیح اور مدعی نبوت ہونے کا اعلان کیا تو امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ کے رد میں رسائل و کتب کا انبار لگا دیا۔ حتیٰ کہ مرزا کی موت تک اس کا تعاقب کرتے رہے۔ مناظروں، تحریرات، کتب و رسائل، قادیانی جالت سے ہمیشہ اس کے خلاف جہاد کیا۔ جس کا منہ پوتا نبوت زیر نظر کتابچہ میں مذکور امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل ہیں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ اور اس کے بعد بھی آپ کے برادر گرامی جناب حضرت مولانا مولوی محمد حسن رضا خاں صاحب نے قادیانیوں کی رو و مذمت میں ایک مازاد رسالے ”قمر الدیان علی مرتد قادیان“

کا اجراء فرمایا۔ صاحبزادگان میں سے جتہ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب نے قادیانیوں کی رد میں ”الصارم الربانی علی اسراف القادیانی“ تحریر فرمایا۔ آپ کے خلفاء و تلامذہ نے قادیانیت کے خلاف بھرپور سرگرمی سے حصہ لیا۔ صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شمس علی گھنٹوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”آریہ عیسائی“ قادیانی مناظروں کو عبرتناک شکستیں دیں۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز علامہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔ تبلیغی مہم، اجتماعات وغیرہ کے علاوہ آپ نے ایک مفصل و مبسوط کتاب ”مرزائی حقیقت کا اظہار“ لکھی جو کہ عربی میں ”العمراء“ اور انگریزی میں ”دی مرزا“ کے نام سے مشہور ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر وہم خیال متعقّدین، متوسلین علمائے کرام و مشائخ عظام کی بھی ایک طویل فہرست ہے جنہوں نے قادیانیت کی سرکوبی کے لئے جان کی بازی لگادی اور مکمل استیصال فرمایا۔

پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث علی پوری نے مناظرہ، مباہلہ غرض ہر میدان میں مرزا اور اس کے ساتھیوں کو شکست فاش دی۔ قادیانی مناظر مرزا فروت نے متعدد بار پیر صاحب سے شکست کھائی، شک آ کر ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء مرزا قادیانی سیالکوٹ فیصلہ کن مناظرہ کرنے آیا۔ جب پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سامنے آئے تو مرزا کی زبان لنگ ہو گئی۔ مرزا کے حواریوں نے کہا کہ بولیں پیر جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ سامنے ہے مگر اس کی قوت گویائی سلب ہو گئی ایک لفظ بھی نہ بول سکا۔

لاہور میں احمدیہ بلڈنگس کے میدان میں مرزا نے اپنا ذریعہ جہاد تو دوسری طرف مردان حق پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور پیر مر علی شاہ صاحب گونڈ شریف نے بادشاہی مسجد میں مرزا کے خلاف مصروف عمل رہ کر اس کے برہنچے اڑائے۔ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء مرزا قادیانی کو مناظرے، مباہلہ اور مباہلہ کی دعوت دی گئی لیکن مرزا دجال کو جرات نہ ہو سکی۔ کئی دنوں کے انتظار اور لگانا جلسوں کے بعد ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے دجال مرزا کے لئے بادشاہی مسجد میں باجماعت اجتماع بدو عاکرائی۔ رات ۱۰ بجے عالم جلال میں فرمایا...

”اگلے چوبیس گھنٹوں میں اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی سے اس

دنیا کو پاک کرنے والا ہے اور قادیانیت کی خباثت کا

سرخہ ختم ہونے والا ہے۔“

خدا کی قدرت صبح دس بجے مرزا قادیانی آنجمانی ہو گیا اور ۳۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا جہنم واصل ہوا۔

پیر مر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پیر مر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (گوڑہ شریف) نے اپنے قلم اور علم و عمل سے قادیانیت کا ایسا سدباب فرمایا کہ مرزائی پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہی سے خوفزدہ ہو جاتے تھے۔ تمام عمر مرزائیوں کو آپ کے سامنے آنے کی جرات نہ ہو سکی۔ بادشاہی مسجد لاہور اور دیگر مقامات پر بار بار دعوت مناظرہ مباہلہ دینے کے باوجود مرزائی سامنے نہیں آئے۔ آپ کا چیلنج تھا کہ مرزا قادیانی صرف ایک مرتبہ میرے سامنے سے گزر کر دکھا دے۔ تمام عمر پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرزا کا تعاقب کرتے رہے۔ جھنجھلا کر مرزا قادیانی پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتا ہے ”لومڑی کی

طرح بھانگتا پھرتا ہے..... جاہل ہے حیا"

(نزدول المسیح، صفحہ ۶۳ از مرزا قادیانی)

حیات مسیح پر پیر سید مرعلی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے "مثنیٰ اندامیہ" کے نام سے ایک محققانہ کتاب تصنیف فرمائی۔ قادیانی نے اس کے جواب میں "مثنیٰ بازغہ" لکھی۔ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے رد میں "سیف چشتیانی" تحریر فرما کر قادیانیت کے ایوانوں پر زلزلہ برپا کر دیا۔ مرزا اور اس کے پیروں کو آج تک اس کا جواب لکھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ مرزا قادیانی اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"مجھے (مرزا) ایک کتاب کذاب (پیر صاحب) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب ایک بچہ کی طرح نیش زن ہے۔ پس میں نے کہا کہ اسے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت تو ملعون (پیر صاحب) کے سبب سے ملعون ہو گئی۔ پس تو قیامت کی ہلاکت میں پڑے گی۔"

(انجاز احمدی، صفحہ ۵۷ از مرزا قادیانی)

"راست بیانی بر شکست قادیانی" جیسی لافانی شاہکار پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار ہیں۔ پروفیسر محمد الیاس برنی نے "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ" نامی کتاب لکھ کر قادیانیت کا ناٹقہ بند کر دیا۔ فاتح قادیانیت مناظر اسلام مولانا محمد عمر امجدی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیت کی رد میں "مقیاس النبوة" جیسی عظیم الشان شہرہ آفاق کتاب تین جلدوں میں لکھی۔ "ختم نبوت" از سید ابوالحسنات موسوی شجاع الدین، "مرزائیوں کے عقائد" اور "تکذیب مرزا برہن مرزا" جیسی کتب نے مرزائیت کو لگام دیئے رکھی۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی بنیاد حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی کا وہ مسودہ آئین تھا جس میں قومیت کی اساس عقیدہ ختم نبوت پر رکھی گئی تھی۔ جنوری ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے اور ان کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے کے لئے "مجلس عمل تحفظ ختم نبوت" کا قیام عمل میں آیا۔ جس کی قیادت کا شرف غازی کشمیر علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادوری بن ویدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ) کو حاصل ہوا۔ تمام مکاتیب فکر کے علماء اس میں شامل تھے۔ تحریک بڑے جوش و خروش سے شروع ہوئی۔ اس تحریک میں صدر مجلس علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادوری (جمعیت علمائے پاکستان) سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری، مولانا عبدالخالق بدایونی (جمعیت العلماء پاکستان) قاضی احسان احمد شجاع آبادی، صائزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب (انجمن سجادہ نشینان پنجاب) مولانا غلام محمد ترمذی (صدر جمعیت العلماء پاکستان، پنجاب لاہور) مولانا سید احمد سعید کاشمی (اہلسنت و جماعت) مولانا سید موسوی اور مولانا عبدالستار خان نیازی سمیت ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کر کے ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ قائدین کی گرفتاری کے بعد مولانا عبدالستار خان نیازی نے لاہور میں مسجد وزیر خان کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا کر بڑی کامیابی سے تحریک چلاتے رہے۔ جسٹس محمد منیر تحقیقاتی رپورٹ میں لکھتے ہیں :

"مسجد وزیر خان تمام گریڈ کا مرکز ہے۔ مولانا عبدالستار خان نیازی اس میں مسند نشین ہو چکے ہیں اور ایک ایسی مضبوط نشست سے حکومت کے خلاف

نفرت پھیلا رہے ہیں کہ ان کے خلاف گرفتاری کے وارنٹ کی بھی تعمیل نہیں کی جاسکتی۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت برائے فسادات پنجاب، ۱۹۵۳ء صفحہ ۳۱۹) از جسٹس محمد منیر)

"مولانا عبدالستار خان نیازی (صرف مشکل ہی نہیں بلکہ استرے کی وصال) جنہوں نے اپنا گھر چھوڑ کر مسجد میں اڑا جما لیا تھا اور وہاں سے مذہبی پارلوں کی وہ کڑک اور گرج صادر کر رہے تھے جن کی سرزش گورنمنٹ ہاؤس تک محسوس ہو رہی تھی۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت، صفحہ ۴۰۰) از جسٹس محمد منیر)

حکومت وقت نے بغاوت و نقص امن میں خلل کی تمام تر ذمہ داری مولانا عبدالستار خان نیازی پر ڈال کر انہیں گرفتار کر لیا۔ سیشن ملٹری کورٹ میں مقدمہ چلا جہاں مولانا عبدالستار خان نیازی (ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء پاکستان) اور مولانا فطیل احمد قادری (نحس جگر ابوالحسنات محمد احمد قادری) کو سزائے موت یعنی پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ پروانہ موت پر دستخط کرنے کے بعد مرد قتلہر عاشق رسول علیہم مولانا عبدالستار خان نیازی بار بار یہ شعر دہراتے۔

کشتن گنج خنجر تسلیم را !

ہر ذل از غیب جان دیگر است

مولانا عبدالستار خان نیازی سات دن اور آٹھ راتیں پھانسی کی کوٹھڑی میں رہے۔ بعد ازاں ۱۳ مئی کو سزائے موت عمر قید میں تبدیل ہوئی اور پھر مئی ۱۹۵۵ء میں مولانا عبدالستار خان نیازی کو باعزت طور پر بری کر دیا گیا۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

ہر مدئی کے واسطے یہ دار و رسن کہاں

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء

پارلیمانی تاریخ میں پارلیمنٹ کے اندر پہلی بار مرزائیت کے خلاف بحث کا آغاز مولانا شاہ احمد نورانی کی ۱۵ اپریل ۱۹۷۴ء کی اس تقریر سے ہوا جس میں مولانا نے مسلمان کی تعریف کو آئین میں شامل کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ :

"مسلمان صرف وہ ہے جو اللہ کی وحدانیت اور حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر

یقین رکھتا ہے۔ مرزائی اور قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔"

(دردار قومی اسمبلی، صفحہ ۱۱۸)

مولانا کوثر نیازی کے چیئرمین علامہ عبدالصطفی الازہری بن امجد علی اعظمی (خلیفہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ) نے مسلمان کی مختصر اور جامع تعریف پیش کی جس کو متفقہ طور پر مولانا عبدالحق (اکوڑہ خلگ) نے اسمبلی میں پیش کیا۔

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ اسٹیشن پر پیش آنے والے حادثے نے اس پندگاری کو شعلے میں تبدیل کر دیا جو ۱۹۵۳ء کی "تحریک ختم نبوت" کے بعد سے عوام کے دلوں میں سلگ رہی تھی۔ پنجاب آگ میں جلنے لگا۔ تمام صوبوں میں تحریک زور پکڑ گئی۔ ۱۳ جون ۱۹۷۴ء کو عوامی دباؤ کے پیش نظر قادیانیت کے مسئلے کو جمہوری طریقے سے حل کرنے کے لئے ۳۰ جون کو اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے کہا گیا۔ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کی جانب سے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تاریخی قرارداد جس پر ۳۷ ارکان کے دستخط موجود تھے تمام مکاتیب فکر کی جانب سے متفقہ طور پر قومی اسمبلی میں پیش کرنے کی سعادت قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی بن عبدالعلیم صدیقی (خلیفہ امام احمد رضا

حدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو نصیب ہوئی۔ حزب اختلاف سندھ اسمبلی کی جانب سے جناب ظہورالحسن بھوپالی (جمیعت علمائے پاکستان) نے قرارداد پیش کی۔ رہبر کمیٹی جس میں مولانا مفتی محمود، پروفیسر غفور احمد، شاہ احمد نورانی وغیرہم شامل تھے۔ خصوصی کمیٹی اور اسمبلی کے کئے اجلاسوں میں شاہ احمد نورانی کی دواں کو گراما دینے والی تقاریر ان کی مومنانہ فراست اور ملک میں ہزاروں میل کا سفر ان کی مسلسل جدوجہد تاریخ کا سنہری باب ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی کی قیادت میں مولانا سید محمد علی رضوی، عبدالصطفی الازہری، مولانا محمد ذاکر (جمیعت علمائے پاکستان کے اراکین قومی اسمبلی) نے اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے صدر الدین پر اتارنی جنرل کے توسط سے قریباً ۶۷ سوالات کئے۔ کل ۱۵۰ سوالات اور جرح کے نتیجے میں مرزائیوں کا جہل و غریب اچھی طرح بے نقاب ہوا اور آخر کار تمام مسلمان عوام اور علماء کی متفقہ کاوشیں اور قربانیاں رنگ لائیں اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

ورلڈ اسلامک مشن

پاکستان کی قومی اسمبلی کے تاریخی فیصلے کے بعد مرزائیوں کو کہیں جائے پناہ نہیں ملی اور اپنی سرگرمیاں بیرون ملک منتقل کرنا شروع کر دیں۔ قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی نے وہاں بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ مولانا نے لاطینی امریکہ، سرینام، نیوبی، دارالسلام، مارشس، برٹش گیانا اور تینی ڈاؤ کے مملکت پر قادیانیوں کو مناظروں میں عبرت انگیز شکست سے دوچار کیا۔ سرینام لاطینی امریکہ میں مرزائی مناظر مبارک احمد سے مناظر طے ہوا لیکن وہ تاریخ مقررہ سے پہلے بھاگ گیا۔

”اسلامک ریویو“ کا قادیانی ایڈیٹر پانچ گھنٹے مناظرہ کرنے کے بعد اپنی کتابیں بغل میں دبا کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ مولانا شاہ احمد نورانی کے والد ماجد عالمی مبلغ اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی (خلیفہ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ) کی لاجواب تصنیف ”مرزائی حقیقت کا اظہار“ کا انٹرنیشنل زبان میں ترجمہ ہوا جس کے نتیجے میں مانشیاء میں مرزائیوں کا داخلہ ممنوع ہو گیا۔

الحمد للہ تعالیٰ آج بھی علمائے اہلسنت بیرون و اندرون ملک شہر شہر گاؤں گاؤں، قریہ قریہ تبلیغی کانفرنس، جلسہ جلوس، نشر و اشاعت غرض ہر طرح سے مقام تحفظ ختم نبوت نظام و مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قادیانیوں کے ناپاک عوام کو ناکام بنانے کے لئے مسلسل سرگرم عمل اور دن رات کوشاں رہتے ہیں۔ گزشتہ مئی میں دینا نے دیکھا کہ حکومت کی جانب سے کی جانے والی ناموس رسالت بل میں ترمیم کے خلاف یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نعرو بلند کرنے والے عوام اور علمائے اہلسنت نے کس طرح دانا دربار سے ریگل چوک تک اپنی جان و مال کی پروا نہ کرتے ہوئے ناٹھی گولی کی سرکار سے برسرِ پیکار ہو کر پورے لاہور کو میدان کارزار بنا دیا۔ آخر کار حکومت کو ترمیم واپس لینا پڑی۔

نگ نظری و تعصب پرستی سے قطعاً ہٹ کر اگر ہم امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے متعقدین کے معاندین ناقدین کی رد قادیانیت کا جائزہ لیں تو حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ جو آج اہلسنت کی تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو گھٹانے بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں ان کا رد قادیانیت میں اس کا عشرِ حشر بھی نہیں ہے۔ واللہ یہ محض ہوائی کے دانے نہیں صرف اور صرف حقیقت کو بیان کرنے کے لئے عرض ہے کہ صرف امام احمد رضا محدث بریلوی

رحمۃ اللہ علیہ ہی کے چند ہم عصر "علماء" کو لے لیجئے۔

۱۔ مولوی محمد قاسم بانوٹوی صاحب کی رد قادیانیت میں کوئی بھی مفصل اور مبسوط کتاب سامنے نہیں آئی۔

۲۔ مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب پیشوائے اول کی کوئی کتاب رد قادیانیت میں موجود نہیں ہے۔

۳۔ شیخ الحد مولانا محمود الحسن صاحب کی کوئی کتاب رد قادیانیت میں ہماری نظر سے نہیں گزری۔

۴۔ مولانا اشرف علی تھانوی کی سوائے ایک کتاب "الخطاب الملیح" کے اور کوئی قابل ذکر رسالہ یا کتاب سامنے نہیں آئی۔

۵۔ جمعیت العلماء اسلام مفتی محمود گروپ کے دو اراکین قوی اسمبلی غلام غوث ہزاروی اور مولانا عبدالکبیر نے ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو تمام مکاتیب فکر کی جانب سے قوی اسمبلی میں پیش کی جانے والی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کی قرارداد پر دستخط کرنے سے صاف انکار کر دیا، باوجود اصرار کے دستخط نہیں کئے، آخر کیوں؟

یہ تو صرف ایک تحقیقی و تاریخی جائزہ اور محض آئینے کے طور پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اس نے اس فتنہ (قادیانی) کی روک تھام کے لئے اپنے ان نیک بندوں سے کام لیتا تھا۔ چلتے چلتے ایک الزام اور اس کی حقیقت بیان کرتا چلاں...

ایک الزام اور اس کی حقیقت

"مرزا غلام قادر جو مرزا غلام مرتضیٰ کے بیٹے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی ہیں احمد رضا خان کے پہلے استاد ہیں۔"

تحقیق اور علمی جستجو سے قطعاً عادی محض سطحی و بازاری قسم کی باتیں کرنے والوں کا یہ عجیب و غریب نیا شوشہ ہے جو آج کل جاری ہے۔

قارئین کرام! امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد مکرم مرزا غلام قادر بیگ مرحوم اور مرزا قادیانی کے بھائی غلام قادر قطعاً دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ کسی شخصیت کا نام ہونا کوئی میسوپ بات نہیں۔ آج بھی ہزاروں مسلمانوں کے نام غلام احمد ملیں گے حتیٰ کہ دونوں شخصیات کی ولدیت حسب و نسب علیحدہ علیحدہ مذکور ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا بھائی... غلام قادر (ابن غلام مرتضیٰ) دنیا گھر کا معزول تھانیدار تھا۔ ۵۵ برس کی عمر میں ۱۸۸۳ء میں انتقال ہوا۔

(رئیس قادیان، صفحہ ۱۱۳ از ابو القاسم رفیع دلاوری)

جبکہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد مکرم مرزا غلام قادر بیگ مرحوم و مغفور کے متعلق مولانا ظفر الدین بھاری صاحب فرماتے ہیں :

"میں نے جناب مرزا صاحب مرحوم و مغفور (مرزا غلام قادر بیگ) کو دیکھا تھا۔ گورا چٹا رنگ، عمر تقریباً ۸۰ سال، داڑھی، سر کے بال ایک ایک کر کے سفید، عمامہ باندھے رہتے تھے۔ جب کبھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لاتے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی عزت و تکریم کے ساتھ پیش آتے۔ ایک زمانہ میں مرزا

ساحب کا قیام کلکتہ میں رہا۔ وہاں سے اکثر جواب طلب سوالات بھیجا کرتے۔
قادی میں اکثر استفتاء ان کے ہیں۔ انہیں کے ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ
حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ”جملی الیقین بان نبینا سید
المرسلین“ (جو کہ مجلس رضاؒ کے عالمگیر سے شائع ہو چکا ہے) تحریر
فرمایا۔“

(حیات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۲) از مولانا ظفر الدین بھاری

مذکورہ بالا تفصیلات سے بخوبی واضح ہو گیا کہ یہ دونوں قطعاً الگ الگ
شخصیتیں ہیں۔

- ۱۔ قادیانی کا بھائی ۵۵ برس کی عمر میں فوت ہوا۔ جبکہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے استاد (مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ ابن حکیم مرزا حسن جان بیگ) ۸۰ برس کی عمر میں حیات تھے۔
- ۲۔ قادیانی کا بھائی معزول تھانیدار تھا۔ جبکہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد کرم ایک مدرس، قسم کے مولوی و طبیب تھے۔
- ۳۔ قادیانی کا بھائی ۱۸۸۳ء میں انتقال کر گیا۔ جبکہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ۱۸۸۸ء میں استفتاء روانہ کرتے ہیں جس کے جواب میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ”جملی الیقین“ تحریر فرماتے ہیں۔

غلاہ ازیر امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد کرم
حضرت مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ رحمۃ اللہ علیہ کے بوسے بھائی مرزا مطیع
بیگ کے پوتے مرزا عبدالوہید بیگ بریلی اپنی ایک بیان میں تحریر کرتے ہیں :

”حضرت مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ یکم محرم ۱۲۳۳ھ بمطابق ۲۵ جولائی ۱۸۱۷ء بمقام لکھنؤ حلقہ جھولی ٹولہ میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی حکیم مرزا حسن جان بیگ لکھنؤ سے بسلسلہ طبابت بریلی آئے تھے۔ سلسلہ نسب سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ اس لئے فاروقی کہا جاتا ہے۔ مرزا اور بیگ کے خطاب شاہان مغلیہ کے عطا کردہ ہیں۔ مرزا غلام قادر بیگ بھی طبابت کرتے تھے اور دینی تعلیم بلا معاوضہ دیا کرتے تھے۔ حضرت مرزا حکیم غلام قادر بیگ مرحوم و مغفور کا وصال یکم محرم الحرام ۱۳۳۶ھ بمطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۷ء بمقام بریلی شریف، عمر ۹۳ سال ہوا۔ حلقہ باقرمخبر واقع حسین باغ میں دفن کیا گیا۔“

(مرزا عبدالوہید بیگ پوتا حضرت مولانا غلام قادر بیگؒ، ماہنامہ ”سنی دینا“)
حاسدین و معاندین کو جب امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی قاتل اعتراض مولانا نہ مل سکا تو ایسے بے بنیاد و لغو الزلمات کا سہارا لے کر عوام کو مغالطہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بہر حال ہم اس ناپاک جسارت کی روک تھام کے لئے امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رد قادیانیت میں رسائل کا مختصر عکس پیش کر رہے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارا واسن دلائل و حقائق سے خالی نہیں ہے اس لئے کسی پر طعن و تشنیع و الزام تراشیوں پر یقین نہیں رکھتے۔

میں اپنے انتہائی مشفق و کرم بیرونہ اقبال احمد فاروقی صاحب (مرکزی مجلس رضا لاہور) کا بے حد مشکور ہوں جن کی تحریک پر یہ مختصر سی کوشش آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ مجلس رضا شیعہ تباہ کے صدر قادری غلام مہر علی صاحب، حافظ محمد رمضان چاند صاحب کا ممنون ہونے کے ساتھ ساتھ میں محترم

ماسٹر محمد انوار اللہ خان صاحب اور برادر کرم صاحبزادہ محمد مشتاق احمد انظری صاحب کا دلی طور سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے عظیم القصد ہونے کے باوجود امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمت اللہ علیہ کی کتب و رسائل میا کرنے میں اس ناچیز کی ہر ممکن مدد فرمائی۔ ”مجلس رضا“ اس کی اشاعت کا اہتمام کر رہی ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

فقیر بارگاہ رضویہ

محمد انور قریشی

(بانی و ناظم مجلس رضا)

بیرون رشید شاہ گیٹ پر اپنی غلہ منڈی

شجاع آباد (ملتان)

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور رد قادیانیت

قادیان لڑنے پر اندام مرے نام سے ہے
کہ میں دیراں یہ عمارت بھی کیا کرتا ہوں

تاریخ اسلام کا عظیم ترین سانحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ظاہری تھا جس نے تمام مسلمانان عرب و صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے حواس پر سنگتی کی سی کیفیت طاری کر دی۔ صحابہ کرام کے لئے یہ خبر ناقابل یقین معلوم ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے پابست اور اولوالعزم بھی اپنے ہاتھ میں تنگی تلوار لے کر کھڑے ہو گئے تھے اور کہا تھا کہ ”جو بھی یہ کہے گا کہ رسول کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے ہیں تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔“

صحابہ کرام ابھی اس جدائی کے صدمے سے مدھال ہی تھے کہ ایک اور نازک صورتحال کا سامنا کرنا پڑا۔ ارتداد و الحاد کی ایسی آندھی چلی کہ جس نے سارے ملک عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ نئے نئے فتوے بننے لگے۔ کہیں لوگ دین اسلام ہی سے منحرف ہو گئے تو کہیں نو مسلم قبائل نے احکام اسلام سے ہاتھ اٹھا لیا۔ کسی نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ بہت سے قبائل نے اسلامی فرائض میں خود ساختہ ترامیم کر لیں اور بقول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ :

”اس وقت مسلمانوں کی حالت بکریوں کے اس ریوڑ کی سی تھی جو کشادہ صحرا میں جانوروں کی سرد رات کو بغیر چراغ کے رہ جائے۔“

غلیفہ اول و چاشین پیغمبر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پوری سیاسی بصیرت کے ساتھ ان لوگوں سے جوا کر کے ان تمام فتنوں کو ختم کر دیا لیکن وصال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ سنگین فتنہ جھوٹے واعیان نبوت کا پیدا ہونا تھا۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک نبوت کے خود ساختہ وعیددار دکھائی دیتے تھے۔ چونکہ آپ خبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشین گوئی فرمادی تھی کہ :

”جب تک میں (۳۰) دجال کذاب مدعی نبوت نہ نکلیں گے اس وقت تک قیامت نہ ہوگی۔“

چنانچہ ایک طرف طلحہ بن خویلد نے جو کہ بنو اسد سے تعلق رکھتا تھا آپ ﷺ کے مرض کی خبر سنتے ہی نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا تو دوسری طرف ”مسئلہ کذاب“ خود مدعی نبوت بن کر مسلمانوں سے بڑی شدت کے ساتھ ٹکرایا اور آخر کار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا اور بھی کئی نام قابل ذکر ہیں جن میں ایک عورت ”ساح بنت الحارث“ قبیلہ قطیف کا ”اسود عنسی“ عمان کا ”قیظ بن مالک“ قبیلہ ثقف کا ”مختار ثقفی“ تارخ میں بہت مشہور ہیں۔ اکثر ایسا کرنے کا مقصد دنیاوی عزت و جاہ حاصل کرنا تھا۔ ان سب کا خاتمہ دور صدیقِ پہلے ہجری میں ہوا اور یوں وہ لوگ کبھی کردار کو پہنچے۔

اس کے بعد اسلام کی ان آنے والی آئندہ چودہ صدیوں میں دیکھا جائے تو ہمیں تارخ میں اور بھی کئی جھوٹے مدعیان نبوت، مدعیان مسیحیت، مدعیان مہدویت نظر آئیں گے۔ تاہم وہ اتنی شہرت نہ پاسکے ان کی خیانت سٹ کر رہ گئی کیونکہ اسلامی اقتدار نے ان کا سختی سے قلع قمع کر دیا تھا۔ بہت سے خود اپنی موت

آپ مر گئے۔

اور اب برصغیر پاک و ہند کے قصبہ قادیان (ضلع گورداسپور پنجاب) میں ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو ایک اور مسئلہ اسی پنجاب پیدا ہوا۔ یعنی (مرزا غلام احمد قادیانی بن غلام مرتضیٰ) انگریز سرکار کا آبائی وفادار و نمک خوار جسے انگریز نے اپنے سیاسی عزائم کو کامیاب بنانے اور مسلمانان ہند میں تفرقہ اور اسلام میں دراڑ ڈالنے کے لئے پروان چڑھایا جیسا کہ مرزا خود کھتا ہے :

”میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں“

مرزا غلام احمد قادیانی جوانی میں ہسٹیا، بدھاپے میں مایٹھلیا اور مرہٹے موزی امراض میں مبتلا ہونے کے علاوہ ذہنی اور نفسیاتی مریض بھی تھا اور ساتھ ہی ذہن بھی تھا۔ اس لئے اس نے زندگی کی عمرت اور غربت سے نجات حاصل کرنے کے لئے نبوت کا دعویٰ کیا تاکہ دنیاوی عزت و وقار حاصل کر سکے۔ ابتداً رد عیسائیت اور رد آریہ جیسے موضوع پر کام کیا تاکہ عام مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کر سکے۔ بعد ازاں اپنی جنگج اور پیچیدہ محقق عبارت سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے لگا۔ زیادہ تر پرہے لکھے لوگ اس کے دام فریب میں پھنسے۔

چونکہ انگریز کا مقولہ تھا کہ ”لڑو اور حکومت کرو“ سو اس نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور داسے درے سننے اس تحریک کو تقویت پہنچانے اور عوام میں مقبول بنانے کا سبب بنے اور رگ مسلمان کے لئے وہ نامور پروان چڑھایا کہ شاید صدیوں اس کا بدلہ نہ ہو سکے۔

اس دجال مرزا غلام احمد قادیانی نے تقریباً ۱۸۸۳ء میں اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۱۸۹۱ء میں مثل مسیح و مسیح موعود بنے اور ۱۹۰۱ء میں آخر کار اپنی خیانت کی انتہا پہ پہنچ کر نبوت کا مدعی بن بیٹھا۔ اس کے کفریات کی فہرست تو بہت طویل

ہے مگر چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

- کبھی کہا میں ”محدث ہوں“ (توضیح الہام، صفحہ ۹ از مرزا قادیانی)
- کبھی کہا کہ ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔“ (دافع البلاء صفحہ ۱۷۲ از مرزا قادیانی)

- ”میں ابن مریم ٹھہرا“ (مشتی نوح)

حیات مسیح علیہ السلام کو باطل ٹھہرانے کے لئے سنے سنے قول گھڑے۔
عیسیٰ مسیح کو جی بھر کر گالیاں دشام طرازیں اس کی کتابوں میں مذکور ہیں اور یہ کہہ کر لعنت ابدی اور جہنم کا مستحق ہوا کہ...

- ”سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول (مرزا غلام احمد قادیانی) بھیجا۔“ (دافع البلاء صفحہ ۱۱۱ از مرزا قادیانی)

اپنے خود ساختہ فرقے کا نام احمدیت رکھا نیز اپنے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا چونکہ اس کی پشت پر انگریز کا ہاتھ تھا اس لئے اس فرقہ کو اچھی خاصی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس وجہ سے قرآنی آیات کریمہ کو مسخ کر کے من مانی تفسیریں گھڑ لیں۔ اپنے انور و جی آنے کا مدعی ہوا۔

- ”بعض اوقات دیر در تک خدا مجھ سے باتیں کرتا رہتا ہے۔“ (سیرت الہدی، صفحہ ۵۸)

- ”میں سال سے متواتر اس عاجز (مرزا) کو الہام ہوتا ہے۔“ (خط مرزا اخبار انکسار قادیان، صفحہ ۲۹ جلد ۳)

جبکہ مرزا کے دیگر تمام کفریات شنیعیہ پیشہ اس کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ ایک میل رواں کی مانند پنجاب کی سرزمین سے یہ فتنہ ابھرا اور پورے پنجاب و دیگر علاقوں کو اپنی پلیٹ میں بھا کر لے جانے ہی لگا تھا کہ جس طرح حضرت

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں جھوٹے کذاب و جال و مدعیان نبوت کا غارت کیا اور ان کو نیست و نابود کر کے دم لیا اسی طرح ہند میں بھی ہر چار طرف سے مرزا قادیانی پر لعنت اللہ کی صداکیں بلند ہوئیں۔ ناموس رسالت کے محافظوں نے اس کا بیٹا حرام کر دیا۔ ہر مکتب فکر کے علماء و مشائخ عظام، پیران کرام نے بالاتفاق قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لئے سر توڑ کوششیں کیں اور اس کو محدود کر کے رکھ دیا۔ مرزا کے اپنے اقوال و افعال سے اس کے دعوے کی تردید و مذمت فرمائی۔ اس کے دست راست حاکم انگریز کے غیض و غضب کی پردہ نہ کرتے ہوئے اس کی پرزور مخالفت کی اور عوام کو اس فتنہ سے بچانے کے لئے اپنے گھر بار چھوڑ کر اس فتنہ کے مقابل آن گھڑے ہوئے۔ جان کو جان اور آن کو آن نہ سمجھتے ہوئے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے بیہوش سپر ہو گئے۔ اس جدوجہد میں امام اہلسنت مجدد دین و ملت قاطع شرک و بدعت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کردار ادا کیا وہ تمام عالم اسلام اور اہلسنت کے لئے قابل فخر ہے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے اس کارنامے کو ہمیشہ تاریخ میں مدتوں یاد رکھا جائے گا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فتنہ مرزائیت کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے رسم صدیقی ادا کرتے ہوئے اپنے غامخہ خنجر خونخوار و برق و بار سے اس آشیانہ باطل پر وہ قیامت نازل فرمائی کہ قادیانیت نامی بے آب کی طرح تڑپ کر رہ گئی حتیٰ کہ سمٹ گئی۔ واقعی ۔۔

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کے چارہ جوتی کا دار ہے کہ یہ دار دار سے پار ہے
بوش و غیرت اسلامی نے اس مفتی اعظم کو بے چین و بے قرار کر دیا تھا۔

حرمت اسلام کی خاطر اپنے پرانے کی تمیز نہ کرتے ہوئے سینہ سپر ہو گئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دین اسلام کا یہ بے باک فقہیہ اپنی تمام زندگی کو قنوں کے حاسب میں گزار دیتا ہے۔ دنیائے اسلام کا یہ نامور مفتی اپنے بے لاگ فتوؤں سے غیرت ایمانی سے سرشار ہو کر خاص کر فتنہ مرزائیت کے خلاف برسریکاؤ نظر آتا ہے۔ آپ اور آپ کے خلفاء، تلامذہ، مریدان باصفا اور عقیدت مندان نے تحریر، تقریر، مناظرہ، مباحثہ، غرض ہر طریقہ سے مرزا کی رد میں کتب و رسائل کا انبار لگا کر مرزائیت کا ناقضہ بند کر دیا۔

قارئین کرام! اس مختصر سے پمفلٹ میں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ان مساعی جلیلہ کا مختصر عکس ملاحظہ فرمائیں گے جو کہ آپ نے خاص اس فرقہ قادیانی کی سرکوبی کے لئے انجام دیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کے جواب میں مشہور کتابیں جو آپ نے لکھیں اور شائع ہو کر منظر عام پر آئیں مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

قادیانی مناظر

شیر بیتہ الملت ابوالماتح مولانا محمد حشمت علی خان صاحب مناظر اسلام راوی ہیں کہ ایک روز بعد نماز عصر ایک قادیانی مناظر بغرض بحث و مباحثہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے غیبت دجال قادیانی کے کفر قطعیہ تعقیبہ پیش فرمائے تو قادیانی مناظر لاجواب ہو گیا اور آخر کار عاجز ہوتے ہوئے کہنے لگا :

”وہ ہمارے حضرت مرزا صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنی کتاب ”البرہۃ“ میں لکھا ہے کہ خدا نے میرا نام غلام احمد قادیانی رکھ کر بتلایا کہ تیرہ سو

سال بعد تیرا ظہور ہو گا کیونکہ غلام احمد قادیانی کے عدد بھی تیرہ سو ہیں اور جس وقت ہمارے حضرت (مرزا قادیانی) نے دعویٰ نبوت کیا تھا اس وقت بھی ۱۳۰۰ھ کا زمانہ تھا۔“

امام الملت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دجال کی اس تحریفانہ عددی حساب کے فوراً پرچے اڑا دیئے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ جامع علوم و فنون نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هل انبکم علی من تنزل الشیطان نزل علی کل افاک انیم ۝ یلقون السمع واکثرهم کذبون ۝ (ترجمہ) ”کیا میں جنہیں بتا دوں کہ کس پر اترتے ہیں شیطان“ اترتے ہیں بڑے بہتان والے گنہگار پر، شیطان اپنی سنی ہوئی ان پر ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں۔“

اس آیت مبارکہ کے عدد مبارک بھی پورے تیرہ سو ہیں تو گویا رب عزوجل نے اس آیت کریمہ میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ۱۳۰۰ھ میں ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا جس کے مشہور نام کے عدد بھی تیرہ سو ہوں گے۔ وہ بھی انہی بڑے بہتان والے گنہگاروں میں سے ہو گا۔ وہ ہرگز ٹیم رحمانی نہ ہو گا بلکہ شیطانی ہو گا اور اس پر شیاطین اتر کریں گے اور اس پر شیطانی وحی نازل ہوا کرے گی اور وہ اکثر جھوٹے ہیں۔

(تجانب الملت، صفحہ ۲۱۰ از قادی محمد طیب صاحب دانا پوری)

قادیانی مناظر ناکام و نامراد ہو کر واپس چلا گیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو علم الاعداد پر پوری دسترس حاصل تھی۔

چونکہ مجدد ملت اسلامیہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا شروع ہی سے اکثر وقت تعقیف و تالیف میں گزرتا تھا اس لئے آپ کو جمع میں تقادیر کرنے کے بہت کم مواقع میسر ہوئے۔ جہاں سے باطل فروع کے مناظر چلیچ کرتے وہاں اکثر اپنے صاحبزادوں، خلفاء کو دعا فتح کے ساتھ روانہ فرماتے اور آپ کتب و رسائل کے ذریعے باطل فروع کی تردید و مذمت فرماتے رہتے۔

”جب دین میں کوئی نیا فتنہ اٹھتا سب سے پہلے حضور (امام احمد رضا) کے زبان و قلم کو حرکت ہوتی اور کامل استیصال فرما کر چھوڑتی۔ خیال کرتا ہوں کہ ہر فتنہ انگیز کو فتنہ پھیلانے سے قبل یہ خیال مدعا مدت تک باز رکھتا کہ اعلیٰ حضرت دہلی کی سیف زبان و نیزہ قلم کا کیا جواب ہو گا۔“

(وصلیا شریف، صفحہ ۲۴ از امام احمد رضا دہلی)

۱- جزاء اللہ عدوہ بابائے ختم نبوة

(دشمن خدا کے ختم نبوت سے انکار پر خدائی جزاء)

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت بہ دلائل مفصل طور پر تاریخی حوالہ جات سے ثابت کرنے کے لئے ۱۱۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں تعقیف فرمائی جس میں مسائل جناب شیخ خدا بخش سند محلہ سوئی گری کی پول سے ۱۹ وجہ ۱۳۱۷ھ کو استفسار فرمایا تھا کہ

”حضرت علی و فاطمہ و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء و رسول کہنے و ثابت کرنے والے کے کیا احکام ہیں اسے سید کہنا روا ہے یا نہیں؟“

اگرچہ مرزا قادیانی کی کسی کتاب کے جواب یا رد میں یہ کتب نہیں لکھی

گئی لیکن اصل مقصد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت ثابت کرنا ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد رسول متبول ﷺ کے کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جانتا فرض قرار دیا ہے اور ختم نبوت کے منکر کو کافر قرار دیتے ہیں۔ آیات قرآن کریم کے علاوہ تقریباً ایک سو بیس (۳۵۰) احادیث مبارکہ اور تقریباً تیس (۳۰) نصوص تحریر فرمائیں جیسا کہ اس کے تعارف میں خود فرماتے ہیں :

”اللہ و رسول نے مطلقاً نئی نبوت تازہ فرمائی۔ شریعت جدیدہ وغیرہ کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحتہ ”خاتم بہ“ معنی آخر بنایا۔ متواتر احادیث میں اس کا بیان آیا ہے۔ صحابہ کرام سے اب تک تمام امت مروجہ نے اسی معنی ظاہر و متبادر و عموم و استغرق حقیقی نام پر اجماع کیا۔ تمام انبیاء کے خاتم ہیں اور اسی بناء پر سلفاء خلفاء آئمہ مذاہب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا۔“

”فقیر غفرلہ المولیٰ التقدر (احمد رضا) نے اپنی کتاب (جزاء اللہ عدوہ بابائے ختم نبوة) جس میں اس مطلب ایمانی پر صلح و سنن، اسانید و معانیم و جوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیر منکر پر ارشادات آئمہ، علماے قدیم و حدیث مبارک عقائد و اصول فقہ و حدیث سے ۳۰ نصوص ذکر کئے۔ والحمد للہ۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۶، صفحہ ۵۹)

مسند امام احمد شریف و ترمذی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث پاک بھی نقل کر کے رافضی حضرات کا شک و شبہ دور کر دیا ہے کہ لو کان بعد نبی لکان عمر بن الخطاب ”اگر میرے (حضور ﷺ) بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہو گا۔“

آخر میں مولانا شیخ احمد کی مدرس مکہ مکرمہ کی زور دار تقریظ موجود ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبوت سے متعلق علمائے ہدایوں، 'لاہور'، حیدر آباد، دکن، دہلی، کانپور، سارنپور، دیوبند، گنگوہ کے فتاویٰ جلت درج ہیں۔ سائل کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

”منافق کو سید نہ کہو، سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا۔“ (بزم اللہ عہدہ پایائندہ ختم نبوت، صفحہ ۹۷ مطبوعہ لاہور)

۲۔ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

(جھوٹے مسیح پر عذاب و عقاب)

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی رد میں یہ خاص رسالہ مشتمل بر صفحات ۲۳ مستفتی مولوی عبدالغنی ساکن امرتسر کے جواب میں ۲۱ ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ قریباً ۱۹۰۲ء میں لکھنؤ اور شائع فرمایا۔ یعنی مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے تقریباً ایک سال بعد سائل کا سوال تھا کہ مرزا کا مرزائی ہونے کے بعد مسئلہ زوجیت کے کیا احکام ہیں۔ اول صفحات میں امرتسر کے دس علماء کے فتوؤں کے خلاصہ جلت درج کئے گئے ہیں جن میں بالاتفاق مرزا قادیانی کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ نیز منکوحہ کے زوجیت سے علیحدہ ہونے اور مرد و فیروہ کے احکام صادر کئے گئے ہیں۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ چھ پر مرزا کو مسیح دجال علیہ اللعن واللعنات کا لقب دے کر مرزا قادیانی کی کتب (ازالہ اوہام، توضیح المرام، دافع البلاء، براہین احمدیہ، معیار الایمان) وغیرہ سے قادیانی کے بیشتر مشہور مشہور کفریہ عقائد تحریر فرمائے ہیں۔ ساتھ ہی ان کا زور دار رد بھی فرماتے

کے۔ ایک قادیانی تاویل کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

”قادیانی اس تاویل کی آڑ میں کہ یہاں نبی و رسول کے معنی لغوی مراد ہیں۔ یعنی خبردار یا خبردارندہ اور فرستادہ، مگر یہ محض ہوس اول صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا کہے کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں پیغام پہنچانے والا الٰہی ہوں کافر ہو جائے گا۔ لغوی معنی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرضی رسالت نبوت مقصود اور کفر و ارتداد یعنی قطعی موجود۔“

آیت قرآنی، حدیث مبارکہ و دیگر فتاویٰ سے تحریر درج کرنے کے بعد واضح الفاظ میں قادیانیوں سے متعلق احکام میں فرماتے ہیں :

”ان اقوال مذکورہ کا قائل بیباک، کافر، مرتد، کذاب، بلیاک ہے۔ اگر یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔“ (السوء والعقاب علی المسیح الکذاب، صفحہ ۲۰ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لاہور)

دوسری جگہ صرف کلمہ گوئی پر مدار اسلام رکھنے والے حضرات کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”اس مرزا قادیانی کی کفر میں چون و چرا کریں تو وہ بھی کافر وہ اراکین بھی کفار، مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال نجس اللہ والہ کے متعقد بھی نہ ہوں مگر جبکہ صریح کفرہ کلمے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیغمبر و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق نار ہیں۔“ (السوء والعقاب علی المسیح الکذاب، صفحہ ۲۰ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لاہور)

قادیانیوں کے احکام

- "یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان (قادیانیوں) کے احکام سینہ مرتدین کے احکام ہیں۔"
- "جو شخص بلا وصف کلمہ گوئی و اوعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے۔"
- "جو اس (مرزا غلام احمد قادیانی) کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔"

(السوء والعقاب علی المسیح الکذاب، صفحہ ۲۱ مطبوعہ لاہور)

آخر میں سائل کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

"شوہر کے کفر کرتے ہی عورت فوراً نکاح سے نکل جاتی ہے۔ اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کے اس سے قہر کرے زنا سے محض ہے۔ جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو" یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر ہیں۔" (السوء والعقاب علی المسیح الکذاب، صفحہ ۲۱ از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ لاہور۔)

۳۔ حسام الحرمین

مہر دامت حاضرت و ملت طاہرہ مفتی اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی مشہور و معروف تصنیف ہے جو کہ عربی زبان میں ہے۔ اس کا اردو ترجمہ مولانا حسنین رضا خان صاحب نے "مبین احکام و تصدیقات اعلام" کے نام سے کیا ہے۔ یہ ایک مفصل فتویٰ پر مشتمل ہے جو کہ ۱۵۸ صفحات پر محیط ہے۔ اسے مکتبہ نبویہ شیخ بخش روڈ لاہور نے شائع کیا۔ اس پر حجاز شریف کے ۳ علماء

کرام و مفتیین شرع نے اپنی تصدیقات درج کیں۔ ان مفتیان کرام نے برملا آپ کی علیت کا اعتراف کرتے ہوئے آپ (امام احمد رضا رحمہ اللہ) کو "مہر برحق" کا لقب عطا فرمایا۔ یہ کتاب ہند میں سنے پیدا ہونے والے فتوؤں و فرقوں کے عقائد باطلہ کفریہ اور ان کے متعلق شرعی احکام پر مشتمل ہے۔ ان میں بھی سرفہرست یہی خاص فرقہ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

۵۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۲ء میں یہ کتاب منظر عام پر آئی۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس فرقہ کے متعلق فرماتے ہیں :

"ان میں سے ایک فرقہ (مرزائے) ہے اور ہم نے ان کا نام غلامی رکھا ہے۔ غلام احمد قادیانی کی طرف نسبت، وہ ایک دجال ہے۔ جو اس زمانہ میں پیدا ہو کر ابتداً مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور واللہ اس نے سچ کہا کہ وہ مسیح دجال کذاب کا مثل ہے اپنی کتاب (براہین غلامیہ) احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بتانا یہ بھی شیطان ہی کی وحی سے ہے پیشین گوئیوں میں اس کا جھوٹ نہایت کثرت سے ظاہر ہوتا ہے یونہی شقاوت کی بیڑھیاں چڑھتا گیا۔ اس نے چاہا کہ مسلمان زبردستی اس کو ابن مریم بنالیں، مسلمان اس پر راضی نہ ہوئے اور عیسیٰ کے فضائل انہوں نے پڑھنا شروع کئے تو لڑائی کے لئے اٹھا اور عیسیٰ علیہ السلام میں عیب اور خرابیاں بتانا شروع کیں۔ اس کے کفریات ملعونہ اور بہت ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے۔" (حسام الحرمین، صفحہ ۲۰ از امام احمد رضا رحمہ اللہ، مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

عقائد مرزا کو مختصر طور پر تحریر کرنے کے بعد فتوے کے آخر میں فرماتے ہیں "خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ (طائفہ مرزا قادیانی) سب کے سب کافر، مرتد ہیں۔ بائبل امت اسلام سے خارج ہیں۔" (حسام الحرمین، صفحہ ۲۲ از امام احمد رضا

بریلوی، مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

۴۔ الجواز الدینی علی المرتد القادیانی

(قادیانی مرتد پر خدائی تلواریں)

فاتح قادیانیت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب مطاب آخری تصانیف سے ہے جو کہ ۳ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ کو مستفتی شاہ میر خاں قادری ساکن پہلی بھیت کے سوال کے جواب میں کانپور سے شائع ہوئی۔ ۱۹۸۳ء میں مرکزی مجلس رضا لاہور نے اسے دوبارہ شائع کیا۔

یہ رسالہ خاص مرزا قادیانی کے مسئلہ وفات مسیح کے رد میں لکھا گیا ہے۔ ساکن نے ایک آیت قرآنی اور ایک حدیث مبارکہ پیش کر کے (جس سے قادیانی عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرتے تھے) یہ دریافت فرمایا تھا کہ آخر اس استدلال کا جواب کیا ہے۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ استدلال کا جواب دینے سے پیشتر قادیانیوں کے اس بحث میں الجھانے کے اغراض و اسباب بتائے اور پھر سات وجہ سے واضح کیا کہ آیت قرآنی قادیانیوں کے لئے دلیل نہیں بن سکتی، فرماتے ہیں :

”قبل جواب ایک امر ضروری ہے کہ اس سوال و جواب سے ہزار درجہ اہم ہے معلوم کرنا لازم ہے۔ بے دنیوں کی بڑی راہ فرار یہ ہے کہ انکار کریں ضروریات دین کا اور بحث چاہیں کسی ٹکے پھلکے مسئلے میں جس میں کچھ گنجائش درست و پاؤں ہو۔“

مزید فرماتے ہیں :

”حیات و وفات سیدنا عیسیٰ رسول اللہ علی نبینا الکریم و علیہ الصلوٰۃ

الصلوات کی بحث چھیڑتے ہیں جو کہ ایک فری سئل خود مسلمانوں میں ایک نوع کا افتابی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں۔ نہ ہرگز وفات مسیح ان مرتدین کو مفید۔“

(الجواز الدینی علی المرتد القادیانی، صفحہ ۳۳ از امام احمد رضا بریلوی بریلوی) مولانا مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی، مولانا مولوی ظفر الدین صاحب بہاری، مولوی احمد انصار میرٹھی، احمد علی صاحب میرٹھی، مولوی رحمہ اللہ، مولانا مولوی امجد علی صاحب اعظمی یہ خلفاء حضرات آریہ مناظر رام چندر وغیرہ سے مناظرہ کر کے مظفر منصور واپس آکر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے تو امام احمد رضا بریلوی نے ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا :

”قادیانی وغیرہ تو یہی چاہتے ہیں کہ اصول چھوڑ کر فروعی مسائل میں گفتگو ہو۔ انہیں ہرگز یہ موقع نہ دیا جائے۔“

(ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی، صفحہ ۱۰۰)

”ان (مرزائیوں) کا مقصود اس افتراء سے وفات مسیح ثابت کرنا ہے اور جب وفات مسیح ثابت ہو جائے گی تو ان کے نزدیک نزول نہ ہو گا تو ایک مثیل کا نزول ماننا پڑے گا۔“ (ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی، صفحہ ۳۳۶ از امام احمد رضا بریلوی، مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور)

مسئلہ حیات و نزول مسیح کو ثابت کرنے کے لئے آپ نے اس رسالہ مبارکہ میں شروع میں تقریباً چھ آیات قرآنی، دو احادیث مبارکہ پیش کر کے ان مرزائیوں کے استدلال کا جواب دیا ہے۔

مرزا کے بارے میں امام احمد رضا بریلوی کے تاثرات

”بفرض باطل ابنہم بر علم، پھر اس سے قادیان کا مرتد، رسول اللہ کا مثل

کیونکر بن بیٹھا؟ کیا اس کے کفر اس کے کذب اس کی وقاحتیں اس کی فضیلتیں اس کی خباثتیں اس کی نپائیکیں اس کی بیباکیوں کے عالم آفکار ہیں چھپ سکیں گی اور جہاں میں کوئی عقل و دین والا ایسے کو جبریل کا مثل مان لے گا؟“ (الجزاۃ الدینی، صفحہ ۳۱ از امام احمد رضا رحمہ اللہ)

قلایانیوں کی چالاکیاں

”یہ مرزا نبیوں کی علامتیں بکھڑبکھڑ کرنے والا، یہ رسولوں کو فحش چالیاں دینے والا، یہ قرآن مجید کو طرح طرح رد کرنے والا، مسلمان بھی ہوتا حال نہ کہ رسول اللہ کی مثال۔ قلایانیوں کی چالاکیاں کہ اپنے میلہ کے ناسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اس کے ان صریح ملعون کفروں کی بحث چھوڑ کر حیات و وفات مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں۔“ (الجزاۃ الدینی، صفحہ ۳۶ از امام احمد رضا رحمہ اللہ)

امام احمد رضا فاتح قلایانیت سیدنا مسیح علیہ السلام کے مشہور اوصاف جلیلہ و معجزات کریمہ جو کہ قرآن مجید میں مذکور ہیں لکھنے کے بعد قلایانی و جال سے موازنہ کرتے ہوئے کہتے ہیں :

”ظاہر ہے کہ قلایانی ان میں سے کچھ نہ تھا بجز یہ کیونکر مثل مسیح ہو گیا۔“ انزالہ اہلہام سے کفریات بے شمار نقل کر کے فرماتے ہیں ”بہرحال یہ تو ثابت ہوا کہ یہ مرتد مثل مسیح نہیں۔“

قلایانی کے سفید جھوٹ

”قلایانی مدعی نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چٹکتے ہوئے جھوٹ وہ محمدی والے نکاح اور انبیاء کے چاند والے بیٹے قلایان و قلایانیت کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیشین گوئی دیتا تھا۔“ (الجزاۃ الدینی، صفحہ ۳۱ از امام

احمد رضا رحمہ اللہ)

تقریباً ۱۸ آیات قرآنی تین احادیث مبارکہ اور تفسیر العمادی انوار التنزیل، تفسیر عنایت القاضی و فتح الباری سے عبارات و نیرودرج فرما کر قلایانیوں کے وفات مسیح کے مسئلہ کا زور دار رو فرمایا ہے۔

آخر میں امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

والمرزانیۃ لعنا کباراً ”میں (احمد رضا رحمہ اللہ) کہتا ہوں کہ مرزا نیوں پر بھی بڑی لعنت ہو۔“ (الجزاۃ الدینی، صفحہ ۳۶ از امام احمد رضا رحمہ اللہ)

۵۔ الصارم الربانی علی اسراف القلایانی

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے جناب جنت الاسلام مولانا حامد رضا خان صاحب نے سب سے پہلے قلایانی کی رو میں کانپور سے موصول ہونے والے ایک استفتاء کے جواب میں یہ رسالہ ”الصارم الربانی علی اسراف القلایانی“ قلمبند فرمایا جو کہ پہلے ماہنامہ ”تحفہ حنفیہ“ کے کئی شماروں میں مسلسل قسط وار شائع ہوتا رہا بعد ازاں یہ کتابی صورت میں ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں بریلی سے شائع ہوا جس میں حیات مسیح کے متعلق مفصل بحث ہے۔ مرزا غلام احمد قلایانی کے مثل مسیح ہونے کا زبردست رد کیا گیا ہے۔ خود امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس رسالہ کے بارے میں لکھتے ہیں :

”پہلے اس نوعانے کاذب (مرزا) کی نسبت سمارپور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد امیر قاضی نوذوان مولوی حامد رضا خان محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی ”الصارم الربانی علی اسراف القلایانی“ مسمی کیا۔ یہ رسالہ حامی سنن، حامی فتن، مدودہ شکن، ندوی فتن، مکرمنا قاضی عبدالوحید

صاحب حنفی فردوسی "صبین عن الفتن" نے اپنے رسالے مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرمادیا۔ بھلا اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں۔" (السوء والعقاب والمسح والکذاب، صفحہ ۴ از امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

۶۔ المبین ختم النبین

۱۸ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مولوی ابوطاہر نبی بخش صاحب سکند بہار شریف نے لفظ "خاتم النبیین" میں الف لام عمد خارجی سے متعلق ایک استفہاء مرتب کر کے امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا جس کے جواب میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا، آپ فرماتے ہیں :

"حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے۔ جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک و شبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے۔" (المبین ختم النبیین صفحہ ۹۷)

"یعنی جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور ﷺ کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر ہے۔"

"یعنی تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہو گا اور تمام امت

نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں۔ تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبین کو اپنے عموم اور استغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات بھٹوں کی بک یا سراسی کی بک ہے۔ اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں۔ اس نے نص قرآنی کو بھٹایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔" (المبین خاتم النبیین صفحہ ۹۹ بشمول رسائل رد مرزائیت از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ لاہور فاؤنڈیشن)

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "جیسے آج کل دجال قادیانی بک رہا ہے کہ خاتم النبیین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج و تابع ہو کر آئے کچھ حرج نہیں اور وہ غیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے۔" (المبین خاتم النبیین صفحہ ۱۰۱ بشمول رسائل رد مرزائیت از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ لاہور فاؤنڈیشن)

۷۔ قمر الدیان علی مرتد قادیان

(مرتد قادیانی پر قرأتی)

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ میں آپ کے برادر کرامی جناب حضرت مولانا مولوی محمد حسن رضا خان صاحب کی زیر ادارت قادیانیوں کی رد و مذمت میں ایک ماہوار رسالے کا اجرا فرمایا جس کا عنوان تھا "قمر الدیان علی مرتد قادیان" جو قادیانیوں کی اچھی طرح فیر لیتا تھا۔ اس ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۵ء کا ایک شمارہ جو کہ ۱۹۰۵ء میں لاہور سے دوبارہ سید ابوب علی رضوی

کے ذرا اہتمام طبع ہوا ہمارے زیر نظر ہے۔ رسالے کے اجراء کی وجوہات بیان کرتے ہوئے حسن رضا خان صاحب فرماتے ہیں :

”رسالہ باہواری رد قادیانی کی ابتدا حکمت الہیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں دو چار جاہلان محض اس کے (مرزا) مرید ہو آئے۔ مسلمانوں نے حسب حکم شرع شریف ان سے میل جول، ارتباط، سلام و کلام یک لخت ترک کر دیا۔ دین میں فساد مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والوں نے یہ العذاب اللہ تعالیٰ دون العذاب اکبر پیکھا۔“ (قبر الدیان علی مرتد بقادیان، صفحہ ۳ مطبوعہ لاہور طبع جانی) قادیانی ”خانوادہ اعلیٰ حضرت“ رحمۃ اللہ علیہ کے رد و مذمت سے عاجز ہو گئے۔ اشتہارات میں گلی گولج، علمائے اہلسنت کو گالیاں، بدزبانی، اکاذیب، بتانی، کلمات شیطانی پر اتر آئے اور آخر کار تنگ آ کر ایک مناظرے کا چیلنج دے دیا۔

قادیانیوں کے مناظرے کے اشتہار بنام (اطلاع ضروری) کے جواب میں مناظرے کے لئے حضرت مولانا حسن رضا خان صاحب کی طرف سے رسالہ ”ہدایت نوری“ جو باب اطلاع ضروری شائع کیا گیا جس میں حسن رضا خان صاحب فرماتے ہیں :

ہاں ہاں قادیانیوں کو تیار رہنا چاہئے اس سخت وقت کے لئے جب واحد قہار اپنی مدد مسلمانوں کے لئے نازل فرمائے گا اور جھوٹے مسیح جھوٹی وحی کا سب جال بیچ بمعونہ کھل جائے گا۔ (قبر الدیان علی مرتد بقادیان، صفحہ ۶)

جبکہ وہ سرے شامے میں دعوت مناظرہ شرائط و طریق مناظرہ مندرج ہیں جن کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ قادیانیوں کے وہ رساں کلمات، اشتہارات وغیرہ دستیاب نہ ہو سکے جن میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور خانوادہ امام احمد رضا کو

گالیاں، بدزبانی کا نشانہ بنایا گیا ہے جس کا ذکر مولانا صاحب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”پیارے بھائیو! عزیز مسلمانو! کیا یہ خیال کرتے ہو کہ ہم گلیوں کا جواب گالیاں دیں۔ حاشا للہ ہرگز نہیں بلکہ ان دل کے مریدوں اور ان کے ساختہ مسیح مرزا قادیانی کو گلی کے جواب میں یہ دکھائیں گے، ان کی آنکھیں صرف اتنا دکھا کر کھولیں گے کہ شستہ دہنو! تمہاری گندی گلی تو آج کی نئی زالی نہیں، قادیانی ہمارے ہمیشہ سے علماء ائمہ کو سڑی گالیاں دینے کا دعویٰ ہے۔ استغفر اللہ!“ (قبر الدیان علی مرتد بقادیان، صفحہ ۶ مطبوعہ لاہور)

بقیہ رسالے میں تفصیلاً ”وجاہ مرزا قادیانی کے کفریات“ اللہ کے محبوبان، اللہ کے رسولوں حتیٰ کہ خود اللہ عزوجل پر قادیانی کی لپھے دار گالیاں نقل فرمائی ہیں۔ فرماتے ہیں :

کیوں مسلمانو! قرآن سچا یا قادیانی؟ ضرور قرآن سچا ہے اور قادیانی کذاب جھوٹا۔ کیوں مسلمانو! جو قرآن پاک کی تکذیب کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ ضرور کافر ہے، ضرور کافر۔“ (قبر الدیان علی مرتد بقادیان، صفحہ ۱۲)

”مسلمان تو کذب قرآن کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے قطعاً کافر، مرتد، زندیق، بے دین ہے نہ کہ نبی و رسول بن کر اور کفر پر کفر چڑھے۔ اللہ لعنتہ اللہ علی الکفرین۔“ (قبر الدیان علی مرتد بقادیان، صفحہ ۱۳ مطبوعہ لاہور)

۸۔ الدخ الدیانی علی راس الوسواس الشیطانی

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبزادہ جن برادر گرامی نے قادیانیوں کے خلاف جو کچھ لکھا اس کی مختصر تحریک آپ ملاحظہ کر چکے

ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے ایسے رسائل، پمفلٹ، کتابیں ہیں جو کہ شائع ہوئے۔
کے بعد گوشہ گمنامی میں چلی گئیں۔ مذکورہ بالا رسالہ آپ امام احمد رضا خان رحمۃ
اللہ علیہ کے صاحبزادے نے رد قادیانیت میں لکھا ہے۔ مگر افسوس کہ تلاش بسیار
کے باوجود مذکورہ رسالہ دستیاب نہ ہو سکا۔

قادیانیوں کے احکام

قادیانی مرتد ہیں

”احکام دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے اور مرتدوں میں سب سے خبیث
تر مرتد منافق، قادیانی، نیچری، پیکڑالوی کہ کلمہ پڑھتے، اپنے آپ کو مسلمان کہتے،
نماز وغیرہ افعال اسلام بظاہر بجالاتے، یا اس ہمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی تہنیں کرتے یا ضروریات دین سے کسی شے کا انکار رکھتے ہیں۔ ان کی اس
کلمہ گوئی و ادعائے اسلام اور افعال و اقوال میں مسلمانوں کی نقل اتارنے ہی نے
ان کو اذیت وافر اور ہر کافر اصل یہودی، نصرانی بت پرستی، بخوی سب سے بدتر کر
دیا کہ یہ آکر پلٹے، دیکھ کر اٹلے، واقف ہو کر اوندھے۔“

(احکام شریعت، صفحہ ۱۳۲ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ شیر برادر لاہور)

قادیانی کے پیچھے نماز : ”قادیانی پیکڑالوی وغیرہم ان کے پیچھے نماز باطل محض
ہے۔“ (احکام شریعت، صفحہ ۱۳۸ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ لاہور)

قادیانی کا ذبیحہ : ”ان سب قادیانی کے ذبیحے محض نجس و مردار حرام قطعی
ہیں۔ اگرچہ لاکھ بار نام اٹھی لیں اور کیسے ہی متقی پرہیزگار بننے ہوں کہ یہ سب
مہربتر ہیں۔“ (احکام شریعت، صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

قادیانیوں کو زکوٰۃ : ”زکوٰۃ کا روپیہ قادیانی کو دینا حرام اور اگر ان کو دے زکوٰۃ
ادا نہ ہوگی۔“ (احکام شریعت، صفحہ ۱۵۹ از امام احمد رضا، مطبوعہ لاہور)

قادیانی کی نماز جنازہ : ”قادیانی و غیرہم کفار مرتدین کے جنازہ کی نماز انہیں
جانے ہوئے پڑھنا کفر ہے۔“ (ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۹۸ از امام احمد
رضا، مطبوعہ پروگریس بکس لاہور)

قادیانیوں کو مظلوم سمجھنے والوں کے احکام

”قادیانی کو اس فعل مسلمانان سے (یعنی قادیانیوں سے بھانکات) سے
مظلوم جانے اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے
خارج ہے۔ یہی اپنے شوہر پر حرام ہوگی جب تک نئے سرے سے مسلمان ہو کر
اپنے ان کلمات سے توبہ نہ کرے۔“
(احکام شریعت، صفحہ ۱۹۷، ۱۹۸ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لاہور)

قادیانیوں سے قربت داری

”اگر ثابت ہو کہ وہ (لڑکی کا باپ) مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہے، اس
بنا پر یہ تہریب (شادی) کی تو خود کافر و مرتد ہے۔ علمائے کرام حرمین شریفین نے
قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر،
اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت حیات کے سب علاقے
اس سے قطع کر دیں۔ بیمار پڑے تو پوچھنے جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے
میں جانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا
حرام۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۶، صفحہ ۵۱ از امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

مجدد وقت کیلئے

”ہمت سے لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد مانتے ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ... مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضروری ہے اور قادیانی کافر و مرتد تھا۔ ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۶ صفحہ ۸۱)

قادیانیوں کی نماز و خطبہ

”نہ قادیانیوں کی نماز ہے نہ ان کا خطبہ“ خطبہ کہ وہ مسلمان ہی نہیں۔ اہلسنت اپنی اذان کہہ کر اس مسجد میں اپنا خطبہ پڑھیں، اپنی جماعت کریں، یہی اذان و خطبہ و جماعت شرعاً معتبر ہوں گے اور اس سے پہلے جو کچھ قادیانی کر گئے باطل و مردود محض تھا۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۳ صفحہ ۷۷۷ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لائل پور)

مرزائی کا نکاح

”مرزائی مرتد ہیں۔ مکاحونین فی حسام الحرمین اور مرتد موہو یا عورت اس کا نکاح کسی مسلمان یا کافر اصلی یا مرتد غرض انسان یا حیوان جہاں بھر میں کسی سے نہیں ہو سکتا جس سے ہو گا زنائے محض ہو گا۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۵، صفحہ ۱۳۳ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لاہور)

مرتد قادیانی

”لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ“ کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا جو قائل ہو تو وہ مطلقاً کافر و مرتد ہے۔ اگرچہ کسی ولی یا صحابی کے لئے مانے قال اللہ تعالیٰ ولكن الرسول اللہ خاتم النبیین و قال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا خاتم النبیین لانی بعدی لیکن قادیانی تو ایسا مرتد ہے جس کی نسبت تمام علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ من شک فی کفرہ فقد کفر اسے معاذ اللہ کسب موعود یا مدعی یا مجدد یا ایک اور درجہ کا مسلمان جانا درکنار جو اس کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر اس کے کافر ہونے میں اور شک کرے وہ خود کافر مرتد ہے۔“ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۵، صفحہ ۱۳۸ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام اہلسنت کے نام

اپنے محبوب اہلسنت والجماعت کو بڑی ہی محبت و شفقت آمیز لہجہ میں نصیحت و وصیت کرتے ہوئے مجدد دین ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

”تم (اہلسنت) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو۔ بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں ہرکادیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو۔ قادیانی ہوئے، چکڑا لوی ہوئے، غرض

کتنے ہی فرقے ہوئے اور سب سے نئے گاندھوی ہوئے
جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب
بھیر پڑے ہیں، تمہارے ایمان کی ٹاک میں ہیں، ان کے
محلوں سے اپنے ایمان کو بچاؤ۔“

(وصایا شریف، از امام احمد رضا رحمہ اللہ، صفحہ ۶ مطبوعہ بریلی)

مآخذ و مراجع

- جزاء اللہ عدوہ بالمائتہ ختم نبوة از امام احمد رضا رحمہ اللہ مکتبہ نبویہ لاہور
السوء والعقاب علی المسیح الکذاب از امام احمد رضا رحمہ اللہ مکتبہ نبویہ لاہور
حسام الحرمین شریفین از امام احمد رضا رحمہ اللہ مکتبہ نبویہ لاہور
الجزاز الدیانی علی مرتد القادیانی از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور
المسین ختم النبیین از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ رضائونڈیشن لاہور
مفوضات اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور
ادکام شریعت از امام احمد رضا رحمہ اللہ شہیر برادرز لاہور
الاعطایا النبویہ القتولی الرضویہ ج ۶ از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ سنی دارالاشاعت
الاعطایا النبویہ القتولی الرضویہ ج ۳ از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ سنی دارالاشاعت
الاعطایا النبویہ القتولی الرضویہ ج ۵ از امام احمد رضا رحمہ اللہ مکتبہ نبویہ لاہور
وصایا شریف مرتبہ مولانا حسین رضا مطبوعہ جماعت مبارک
رضائے مصطفیٰ، بریلی
الصارم الربانی علی اسراف القادیانی از مولانا خالد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ بریلی
قمر الدیان علی مرتد القادیان از مولانا محمد حسن رضا مطبوعہ ۱۹۵۲ء لاہور
الدع الدیانی علی راس الوساوس از مولانا خالد رضا مطبوعہ عدم دستیاب
اشیغانی
رپورٹ تحقیقاتی عدالت از جنس محمد منیر مطبوعہ حکومت پنجاب پاکستان

مجلس رضا شجاع آباد کی زیر طبع مطبوعات

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور اصلاح امت (از محمد انور قریشی)

معاشرے میں پائے جانے والے غلط عقائد، ہندوانہ رسم و رواج، بے بنیاد و بے سرو پا خیالات و نظریات، ادہام بالملہ، بدعت اور شرکیہ امور کے خلاف امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور طریقے سے جہاد فرمایا اس رسالے میں مختصری جملک ملاحظہ فرمائیں گے۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور دو قوی نظریہ (از محمد انور قریشی)

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ ایک جید عالم دین، عظیم مفسر و فقیہ اعظم تھے لیکن ہندوپاک کی سیاست پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ تحریک خلافت کے پس منظر میں لکھی جانے والی امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب المحجة المومنة فی آية الممثلة فی آية الممثلة کی روشنی میں سب سے پہلے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے دو قوی نظریہ کی راہیں استوار کیں، اسی نظریہ پر علامہ اقبال نے دو قوی نظریہ پیش کیا، ایک حقیقت افزہ تحریر۔

امام اہلسنت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ (از محمد انور قریشی)

فلاح قادیانیت، مجدد دین ملت، فخر علمائے عرب و عجم، ملت اسلامیہ کے عظیم مفکر، عظیم محدث، عظیم فقیہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانحی خاکہ پر مبنی تعارفی پمفلٹ جو ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر مجلس رضا سے مفت حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تردید

السؤال العقاب على مسح الكذاب

تصنیف لطیف

اعلمت عالم اہل سنت قاضی عدت مجدد ملت ماضیہ
امام ملت طاہر مولانا الحاج الشاہ احمد رضا خاں بریلوی
قدس سرہ

مکتبہ نبویہ - گنج بخش روڈ - لاہور
۲۳ روپے

فتوے حضرت مجدد المائے الحاضر امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں مظلہ العالی
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى الله وجميعه
 المكرمين عند رب ابي اعوذ بك من همزات الشياطين واعوذ بك من ان
 يحضروني - اللهم عز وجل دين من प्राप्त قامت عطا فرمائيے اور ہر ضلال و وبال و نكال
 سے بچائے۔ تبارک و تعالیٰ مرزا کا اپنے آپ کو مسیح و مثل مسیح کرنا تو شہداء آفاق ہے اور جب کم
 انکھ صر

عیب ہے جلد بخفی ہر شے نیز بگو

فقیر کو بھی اس دعوے سے اتفاق ہے۔ مرزا کے مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصل شک نہیں
 مگر لاؤ اللہ عز وجل اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ علیہ ریح و حال علیہ العین والکمال پہلے اس ادوائے
 کاذب کی نسبت سہارنپور سے سوال کیا تھا جس کا ایک محبوب جواب دہا، فاضل توبہ بن
 مولوی مامد رضا خان مجدد مظلہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور ہمارا تاریخی القہار مامد السربانی علی
 اسراف القادری فی مسی کیا یہ رسالہ مامی سنن مامی فتن نادر و مشکین مدوی تھکن کو سنا قاضی
 عبدالوہید صاحب جعفری ذوقی بین من الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ حضرت خلیفہ میں کفر کا یہ
 سے اہر اشباع ہوتا ہے طبع فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا قتل نہ آیا اور عز وجل
 قادر ہے کہ بھی دلائے اس کی حریرات یہاں نہیں تھیں۔ عجیب فقرے ہے جو اقوال لغوہ اس کی
 کنز برے ہر نشان صفحات نقل کیے ہیں۔ یہاں سے کہے کے ادعا کو شہادت و تہمت میں
 اُن سے کچھ نسبت نہیں اُن میں صاف صاف انکار و رد بات دین اور ہر جہ کفر و ارتداد
 میں ہے فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے۔

مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام ازالہ اہام ہے اس کے صفحہ ۳۶ پر لکھا ہے
 کفر اول میں اسمہدوں جو آیت مبشر اور رسول بانی من بعدی اسمہ احمد
 میں واسبہ ایک کبر کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا یسرا ربانی علی بن مریم روح اللہ علیہا الصلوٰۃ
 والسلام نے نبی امرا کیل سے فرمایا کہ مجھ اللہ عز وجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے
 قرابت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائے گا

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ

☆ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات و افکار کی
 ترویج و اشاعت۔

☆ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی غیر مطبوعہ و نایاب
 کتب و رسائل کی معیاری اشاعت و تقسیم۔

☆ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی بے مثال لادوال دینی و ملی خدمات
 کو اجاگر کرنے کے لئے ۲۵ صفر المنظر کو برسے پیلانے پر "یوم رضا"
 کا اہتمام۔

مجلس رضا شجاع آباد کے اغراض و مقاصد میں شامل ہے۔ ہماری
 آپ سے گزارش ہے کہ مجلس رضا شجاع آباد سے امام احمد رضا محدث
 بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت و فن سے متعلق لٹریچر مفت حاصل
 کریں۔ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پہنچائیں۔

قال قال انما رسول الله اوقال بالاعلوسية من يفرح يوم يريده من بينكم
يعني اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول سمجھے یا کہ میں میں پیغمبر ہوں اور مردوں کے کہیں کسی کا پیغام
پہنچانے والا یا نبی ہوں کافر ہو جائے گا۔ امام قاضی عیاضی کتاب الشقاق فی تعريف حقوق الفضل
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں قال احمد بن ابی سلیمان صاحب مکتوب رحمہما
اللہ تعالیٰ فی رجل قيل له لا بحق رسول الله قال فعل الله رسول الله كذا وكذا وذكر
كل ما فيها تفصيل لـ ما تقول يا بعد والله في حق رسول الله قال فعل الله
برسول الله كذا وكذا كل ما فيها تفصيل له ما تقول يا بعد والله في حق رسول
الله فقال امشد من كلامه الاول ثم قال انما اردت برسول الله العتوب
فقال ابن ابی سلیمان قدی سألہ اشهد علیہ وانما شریکک یبرید فی قتله و
ثواب ذلک قال حبيب بن السبيع لان ادعاءه الشاویل فی لفظ صوام لا یقبل
یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تمیز و رفیق امام محمد بن رحمہما اللہ تعالیٰ سے ایک مرد کی نسبت
کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا رسول اللہ کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ رسول اللہ کے
ساتھ ایسا ایسا کرے اور ایک پرکام ذکر کیا گیا اسے دشمن خدا تو رسول اللہ کے بارے
میں کیا کرتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ کا پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے پھر مراد لیا تھا
امام ابن ابی سلیمان نے مستحق سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اسے سزا سے موت دلانے
اور اس پر جو ثواب ملے گا اس میں میں تمھارا شریک ہوں یعنی تم حاکم شرع کے حضور اس پر
شہادت دو اور میں بھی سہی کروں گا کہ تم دونوں کو حاکم اسے سزا سے موت دلانے کا
قراب عظیم ہائیں۔ امام حبيب بن برید نے فرمایا یہ اس لیے کہ لفظ میں تاویل کا دعویٰ
مصور نہیں ہوتا مولانا قاضی شرف شافعی فرماتے ہیں :

ثم قال انما اردت برسول الله العتوب فانه امر من عند الحق و
سلط على الخلق تاويله للرسالة العرفية بالامارة الخفية وهو مردود عند
القواعد الشرعية -

دینی وہ جس مرد کو ملے کہ میں نے پھر مراد لیا اس میں اس نے رسالت نبوی کو

معنی نبوی کی طرف دھا لے کہ کچھ کو بھی خدا ہی نے پیدا اور خلق پر مسلط کیا ہے اور ایسی تاویل
تو اعد شرع کے نزدیک مردود ہے

علامہ شہاب خضائی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں :

هذا حقيقة معني الاسرار وهذا املا شاك في معناه وانما مكاسبه
كنهه لا يقبل من قائله ادعاء انه مراد به بعد غايته البعد وصوت المفهوم
ظاهرة لا يقبل كما لو قالوا صوت طاق وقال امرات محولة غير موطاة لا يثبت
لشكله وبعد هذا يانا املا مقطعا -

یعنی یہ نفوی معنی جن کی طرف اس نے دھا لا ضرور بلا شک تحقیقی معنی ہیں اس کا انکار
بہت دھری ہے با این ہر تاویل کا یہ ادعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی نفوی مراد کیے تھے
اس لیے کہ یہ تاویل نہایت دور دراز کا ہے اور لفظ کا اس کے معنی ظاہر سے پھر تا سبب نہیں
ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو حقیقی ہے۔ اور کہ میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ کھلی ہوئی
ہے بندھی نہیں کہ لفظ میں طاق تشادہ کو کہتے ہیں تو ایسی تاویل کی طرف التفاسیر نہ ہوگا
اور اسے بیان کیا جائے گا۔

شاید دو باتیں ان الفاظ کو اپنے لیے مدح و فضل جانتا ہے ذکیک البی عام
بات کر رہے

وہ ان تو جملہ دروہا نہند

پشیمان تو زیر ابرو نہند

کوئی ماضی بکثرت پائل بھی ایسی بات کو ہر انسان پر بھیجے گا کہ ہر فوریکہ ہر کافر
مرد میں موجود ہو بل مدح میں ذکر نہ کرے گا نہ اس میں اپنے لیے فضل و شرف جانے گا
مبطل کو میں برا میں غلامیر میں یہ بھی سمجھا کہ سچا خدا ہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو تختے
رکھے مرزا کے کان میں دو گھونگے بنائے بغضائے برا میں احمد میں بکھا ہے کہ اس
عاجز کی ناک ہر مٹوں سے اوپر اور جھڑوں کے نیچے ہے کیا ایسی بات سمجھنے والا ہر احمق
پکا پگھل نہ کھلا جائے گا اور شک نہیں کہ وہ نفی نفوی یعنی کسی چیز کی خبر نہ دینا یا سچا ہر

وان من شئ الا ايسم محمدؐ وانك لا تقفون لسببهم -
(گوئی چو ای شئی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح و تکریم ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری
کچھ میں نہیں آتی)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ما من شيء الا يعلم اني رسول الله الا كفرة الجحش والانس -

کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سو کا فر، جنت اور آدمیوں کے)

سواء الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرقه رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصحیحة
خاتم الحفاظ ق سبانه وتعالیٰ فرما ہے :

فکرت غیر بعید فعال احاطت بہا تحط بہ و جہتکنت میں سیابنہا یقیناً ۵
 دیکھو دیکھو مگر کہ ہر گاہ کہ سیلاب میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم
 ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں ایک سب سے ایک تقییبی خبر
 سکے کہ حاضر ہوا ہوں، حضرت میں جسے رسول اللہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما من صبيح ولا اروح الا ويبيع الارض يادى بعضها بعضا يا جاسرة هل مريك
البحر بعد ما حلصل عليك او ذكر الله فان قالت نعم رايت ان لها بذلك فضلا -

کون فی صبح کو اور کون فی شام ایسی نہیں جوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو چکار کر دے
کہتے ہوں کہ اسے ہر اسے آج بڑی طوفانی ٹینک بند ہرگز کلاجن نے تجھ پر مارتا ہی مایا
ذکر الیہ کیا اگر وہ کھڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا کلام اعتقاد کرنا سب سے
مگر فضیلت ہے۔

رواء الطبرانی فی الأوسط والجمع فی الخلیع عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 عنہ تو فرماتا ہے کہ ثابت سے کیا زمانہ ایسا ہے کہ ہر بہت پرست کافر ہر
 بچہ بندہ ہو سکے ، سو کہیں اپنی طرح نبی رسول کے گاہر نہیں تو صاف روشن ہو کہ معنی
 نفوس گڑاوا نہیں کہ یقیناً وہی شرع و حق رسالت و نبوت مقصود اور کفر و ارتداد یقیناً

ہونا ان شالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک، کان، انہیں اصل
 نہیں جو میں مگر ناک کے جیسے ہوئے وہ بھی ہیں اللہ نے انہیں عدم سے وجود کی پیٹھ سے
 مادہ کے پیٹھ سے دینا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک غیثیت نے تھپو کر رسول
 مبعیٰ لغوی بنایا۔

مولوی معنوی قدس سرہ القوی ثقلی شریف ہیں فرماتے ہیں:

مکمل یوم ہو فی شانِ بخوان

مرورا ہے کار و ہے فیض ہدا

مکتبہ بین کارش کہ آں رب احمد

وزیر لشکر روانه می کند

نکریں نہ اصلاح سوئے اہانت

بروید در رگها نشان نبات

مکرمے ز ارحام سوئے خاکدار

زیر و مادہ یہ گرد و جہاں

لہ سے از خاکداریں مہر اچھا

میں بندہ کسے محسوس

حق عزوجل فرماتا ہے:

فَارَمَلْنَا عَلَيْهِمُ السُّفُوفَانَ وَالْجُرَادَ وَالْقُبُلَ وَالضَّفَادِعَ وَالْدَّمَ -

۱۔ ہم سے فرنگیوں پر بھیجے طوفان اور ٹیریاں اور جوئیں اور عینہ کیس (اور خون)

ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جیسے ٹیری اور بینڈک اور حوی اور کٹر اور سدر

و شامل ماسنے گاہ ہر جانور یکہ ہر حجر و شجر بہت غلوں سے نوازا۔

جی سواح احادیث سے ثابت حضرت مولانا کے بارے میں ہے اور ایک دوسرے

ہیں: **ہاں**، یہ بات حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی اُن کی طرف سے

10.1

یغیم و یغیم دغوشیم با شمانا مهران ما غاشم

٢٠

تعلیق موجود۔ وجہاً اترنے معنی چار ہی قسم ہیں، لغوی، شرعی، عرفی عام یا خاص۔ یہاں دونوں عام تو لغوی معنی میں شرعی سے پہلے پرکھ کر لفظ حاصل اور ارادہ لغوی کا اوجہ یقیناً باطل اس میں رہا کہ فریب دی توام کوڑوں کہ دسے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں حجتی در رسول کے معنی اور رکھے ہیں جی میں مجھے ملگ و جوگ سے امتیاز بھی ہے اور حضرت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصفت نہرت میں اشتراک بھی نہیں مگر حاشا اللہ ایسا باطل ادعا اصطلاحاً عقلاً و فکری طور پر بدتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ایسی جگر گفت و شرع و عرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کا فوری کسی سختی سے سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم معطل کی کسی ہی شدید توہین کہے مجرم نہ ٹھہرے کہ ہر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا لغوی کر دے جس میں کوئی دھوکہ نہ ہو کیا نزدیکہ محتاسبہ خدا در ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہ دسے میری اصطلاح میں ایک کو دیکھتے ہیں کیا فرد جنگل میں ستر کو جگائی دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ فارابی بھاگا جاتا ہے سب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہ دسے میری مراد وہ نہیں جو آپ مجھے میری اصطلاح میں برہنگوڑے یا جنگل کو قادیانی کہتے ہیں۔ اگر کیے کوئی مناسبت بھی تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لامتناہی فی الاصطلاح اگر سب ملکہ منقول ہی ہونا یا ضرور لفظ مجمل ہی ہوتا ہے جس میں معنی اول سے مناسبت اصطلاحاً نظر نہیں معنی لغوی یعنی جلدی کندہ ہے یا جنگل سے آنے والا ناموس میں سے قدرت قادیانہ قادیانہ قوم قد اتھموا من البادية والفرس قد یا ناسوح قادیان اس کی معنی اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر جگہ کہے جہنگلی نام قادیانی ہوا کیا نزدیک وہ تقریب کسی مسلمان یا لڑکے یہ تو میری مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے حاشا و کھلا کوئی مافیل ایسی باتوں کو نہ مانے گا بیکاسی پر کیا موقوف ہیں اصطلاح خاص کا ادعا مسموع ہو جائے تو دونوں دنیا کے تمام کافرانے درم و درہم ہوں عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کر لیں کہہ نہ سکتے تو اجماع و قبول نہ کیا تھا ابازت لینے وقت ہاں کہا تھا ہماری اصطلاح (یاں) بمعنی درہوں، یعنی کلمہ زبر و انکار ہے۔ گوگ

جائے کہہ کر جہنگلی کر کر جائادیں چھین لیں کہہ لے توجیح دیکھی تھی بچا کھاتا ہماری اصطلاح میں ماریت یا اجارے کو بچنا کہتے ہیں فی غیر ذلک من فسادات لا تحصی لایسی جھوٹی اور بل والا خواہ اپنے معاملات میں اسے نہ مانے گا کیا مسلمانوں کوڑوں و مال اللہ رسول سے زیادہ پیارے ہیں کہ تو رو اور جائاد کے باب میں تاویل و تنویر اور اللہ رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناؤں قبول کر لیں لوالہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مردود ہوں پانچا جی نہ کریں گے انھیں اللہ رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں و اللہ الحمد جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلمہ و آلہ و سلمہ و علیہم السلام و علیہم السلام میں ایسے پیورہ غدروں کا در با جلا چکا ہے فرماتا ہے:

قل لا تعذبوا انفسکم فتم بعد ایمانکم۔

اُن سے کہہ دو ہمارے نہ بڑا ہوئے شک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔ والیہا ذابللہ حرب الطلیح۔

تم! تم! کفر پیارم میں امنی و بی کا مقابہ صاف اُسی معنی شرعی و عرفی کی تعیین کر رہا ہے۔ والیہا کفر اول میں تو کسی جھوٹے ادعا کے تاویل کی بھی گنجائش نہیں آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ لغوی نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص اور اسی اس نے اپنے نفس کے لیے مانا تو قطعاً یقیناً معنی شرعی اپنے ہی اللہ و رسول اللہ ہونے کا مدعی اور لوگوں سے رسول اللہ و خاتم النبیین کا منکر اور باجماع قطعی جمع اُستمر حرمت و کافر ہوا بیت فرمایا ہے خدا کے پیچے رسول ہے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے ثلاثون جالوت کذابون کلہم یزعم انہ نبی میں دجال کتاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا وانا خاتم النبیین کا نبی بعد ہی حالان کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اُمنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس لیے یقیناً عرض کیا تھا کہ مرزا و شیل سب سے صدق بیکریع و جال کا کہ

لہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اپنے مدبروں کو رتبہ خود بارگاہ رسالت سے عطا فرماتا ہے والیہذا بانقلیہ من رب العالمین۔
والفخ بالاملاہ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی برتری کا اظہار
کفر ختم کیا ہے۔

کفر ششم اسی رسالہ کے صفحہ ۱۸ پر لکھا ہے کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اشتمار معیار الاحیاء میں لکھا ہے میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں یہ ادعا
کفر ششم بھی باجماع قطعی کفر و اذکار و یقین میں فقیر نے اپنے فتوے میں یہاں دائرہ قصۃ
میں شفا فریبت امام تاجی میاں صاحب و درویش امام نووی و ارشاد الساری امام قسطلانی و شرح
مفاتیح السنی و شرح مقاصد امام تفسا زانی و اعلام ابن حجر مکی و شرح الروض علامہ قاری و طریقہ
تحریر علامہ برکوی و حلقہ نذیر مولیٰ نابلسی و غیر کتب کثیرہ کے تفصیل سے ثابت کیا ہے کہ
باجماع مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا جیسا کہ
قطعا اجماع کا فرمودہ ہے از بعد بشر صحیح بخاری شریف میں ہے:

النبی افضل من الولی و هو امر مقطوع بہ و العاقل عجلۃ کافر حکما نہ
معلوم من الشرح بالضروریۃ۔

(یعنی نبی بر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے
کہ یہ طروحات دیں سے ہے)

کفر ششم میں اسے ایک لطیفہ تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم ہوں
نہیں بلکہ (نبیوں) بتقدیم ہو چکی یعنی وہ گناہ کر خود ان کے توالی گرو کا بھائی ہوں ان
سے تو افضل ہوں یا نبی ہوں میں تو بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف
اُسے وال میں دھڑی ماری اور یہاں وہ اللہ بھیجی کی کہ بیسیوں کا دین ہی اڑ گیا۔ مگر
افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

ازالہ صفحہ ۳۰ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر
کفر ششم خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے سرسبز لکھ کر لکھتا ہے اگر میں اس قسم کے
معجزات کو کر دوں دہانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا یا کہ متعدد دفعوں کا خیر و برے معجزات کو
سرسبز لکھ کر اس تقدیر پر وہ مجبور نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسی کشتے شہر سے
اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کیا تھا حتیٰ کہ وہ بل فرماتا ہے:

اذا قال اللہ یعیسیٰ بن مریم اذکر نعمتی علیک وعلى والدک اذا بدلتک
بروح القدس تکلموا الناس فی الہمد والکھلا واذا علمتک الکذب والحکۃ والتورۃ
والانجیل واذا تخلق من الطین کھیشۃ الطیر باذنی فقتلنہ فیما نکتون طیرا
باذنی و تبرع الاکھمہ والایص باذنی واذا تخرج الموی باذنی واذا کففت بنی
اسرائیل عنک اذا اجتنبتم بالبیئت فقال الذین کفروا منهم ان هذا الا سحر
مصین ۵

جب فرمایا اللہ سبحانہ نے اسے مریم کے بیٹے یا ذکر میری نعمتیں اپنے اوپر اور اپنی
ماں پر جب میں نے پاک روح سے تجھے توت بخشی تو ان لوگوں سے باتیں کرنا پانے میں اور بتی
ٹکارا جو کہ اور جب میں نے تجھے سکھا یا لکھنا اور علم کی حقیقت بتائی اور تورات و انجیل اور جب
تو بنانا مٹی سے پرند کی سی شکل میری پرانگی سے پھر تو اس میں ہو کر نکلا تو پرند ہو جاتی
میرے حکم سے اور تو چٹا کرنا اور ازاد اندے اور سفید داغ والے کو میری اجازت سے
اور جب تو قبول سے جیسا نکالنا مردوں کو میرے آذن سے اور جب میں نے یہود کو
تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس پرورش میں مجھ سے لے کر انہوں میں کے کافر لے کر یہ تو
نہیں مگر کھانا دو سرسبز لکھ کر لکھتا ہے کہ ایک ہی جوتی یعنی الہی جوڑے نہیں کی جاسکتے
ہیں ایسے ہی سکھوں کے خیال منال کو حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیدہ و علیہ
وسلم نے بار بار بتا کیدر رو فرمایا تھا اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کر سنے سے پہلے فرمایا:
اذا قد بدلتک بائیتہ من ربک اذنی خلقکم من الطین کھیشۃ الطیر
لا بیۃ۔

میں تمہارے پاس رب کی طرف سے مجھ سے لایا گیا کہ میں مٹی سے پرند بنانا اور چھوٹا
 مارا کر اُسے بھلانا اور اندھے اور بدن چڑھے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مرد سے بھلانا اور جو کچھ
 گھر سے کھا کر آؤ اور کچھ گھر میں اٹھا رکھ دو سب تمہیں بتا ہوں اور اس کے بعد فرمایا،
 ان فی ذلک لایبۃ لک ان کنتم ہومنین ○
 یہ شک ان میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔
 پھر مکر فرمایا:

جنتکم یا بۃ من ربکم فاتقوا اللہ واطیعوا ○

(میں تمہارے رب کے پاس سے مجھ سے لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو مگر
 جو عیسٰی کے رب کی ناسنے ورنہ عیسٰی کی کیوں ماننے لگا یہاں تو اسے مانتے گنجائش ہے کہ
 اپنی بڑائی سبھی کر سکتے ہیں ص)

کس نہ گوید کہ دودغ من ترشست

پھر ان خبر است کو مکر وہ جانتا و دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہ مذہب
 کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے قال اللہ تعالیٰ ثلاث المرسل فضلنا بعضهم علی بعض
 یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اسی فضیلت کے بیان
 میں ارشاد ہوا:

وایتنا عیسیٰ بن مریم البینت وایتنا روح القدس۔

اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو مجھ سے دیئے اور ہر مٹی سے اس کی تائید فرمائی۔
 اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر جسے منصب اعلیٰ کے لائق نہیں
 تو یہ وہی نبی پر اپنی فضیلت سے ہر طرح کفر و ارتداد قطعی سے منفرت ہیں، پھر ان کلمہ شیطانیہ
 میں یہ کلمہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر تیسرا کفر ہے اور ایسی ہی تکفیر
 اس کلام ملعون کفر شتم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر شتم میں ہے کہ ازالہ ص ۱۶۱
 بہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا ابوہریرہؓ کہ ہم نے اس کے کفر کرنے کے تحریر باطن
 اور توبہ اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے

شائع کردہ

مرکزی مجلس رضا لکھنؤ
مجلس رضا شجاع آباد (ملتان)